

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ
 دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شو ہے
 عَسَى اَنْ يَّبْعَثَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّخْمُوْمًا
 اب گیا وقت خزاں کے میں پھل لائے دن

ہر سو موار اور جمعرات کو قیام ہوتا ہے

الفصل

مضامین تمام ایڈیٹر

کاروباری امور کے
 متعلق خط و کتابت تمام
 مینجربو

فہرست مضامین
 مہینہ الحج - نظم - (پاکری کے شرک و فتنوں پر ہم)
 اخبار احمدیہ
 عدم تعاون
 آریہ سماج اور عدم تعاون
 سماجی دوا مند اور برادران کی شادی
 ہاتھ کا مذہبی اور امام ہدی
 نکل کے متعلق شرعی احکام کا پتہ
 خلیفہ بعد از علی کو ظاہر کرنا اور برائی کو چھپانا
 انجیل احمدیہ سنورات جھنگ گھسیانہ
 گھنے کی رتی نسل کا طوق
 ایک خیر احمدی سے گفتگو
 اظہار اہل حق

Digitized by Khilafat Library

ایڈیٹر: غلام بی - اسسٹنٹ: جنرل محمد خان

نمبر ۳۸ | موضع ۱۸ نومبر ۱۹۱۶ء | مطابق تاریخ بیع الاول ۱۳۳۹ھ | جلد ۱

مدینہ منورہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بخیریت ہیں۔ دس قرآن کریم
 ہفتہ میں تین بار فرماتے ہیں۔
 ۱۵۔ نومبر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے میاں محمد رمضان
 کا کالج مسماۃ بعری سے دو سو روپیہ (۲۰۰) ہمبر
 پر بڑھا۔
 مکرم مولوی فضل الدین صاحب دیکھل کے اہل
 لڑکا ستولدہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے مصلح الدین
 نام رکھا۔ خدا تعالیٰ والدین کے لئے مبارک
 کرے۔

نظریہ

پاکری کے شرک و فتنوں میں ہم
 (از اسٹر عبد الرحمن صاحب خاکی - کوہ مری)
 پاکری کے جس کو نفس کی قربانیوں میں ہم
 وہ چیز ڈھونڈتے ہیں تن آسانیوں میں ہم
 آباد ہو جو خانہ اسلام ہم نشین
 ممکن نہیں کہ بھر میں ویرانیوں میں ہم
 گم گشتہ تھا جو راست اسلام کا وجود
 شامل تھے اس فراق سے کٹنا یوں میں ہم
 احمد نبی کے فیض سے فرزانی ملی
 اک عمر تک پڑے رہے نادانیوں میں ہم

پاکری کے آبروئے زمانے حبیب کو
 گر ہوئے غرق اشک کی طغیانیوں میں ہم
 مؤمن کے واسطے ہے یہ دنیا شال سخن
 یعنی میں زلف یا س کے زندانیوں میں ہم
 مہر کے پتوں کے جام بقا ویدیا ہے
 شکر قداے پاک کہ میں فانیوں میں ہم
 دشوار اور بعید ہے راو دیار دوست
 اس واسطے ہیں عشق کی جولانیوں میں ہم
 جبل النین رشتہ غمناک است ہو
 یارب میں اسکی سلسلہ جنبانیوں میں ہم
 اہل جہاں میں محو زمانے کے حسن پر
 باقی رہے ہیں ایک تھے فانیوں میں ہم

یہ لفظ احمدیوں کی نشانی ہے

ہے آنری قدر کے نقش کا

دیکھا جو اس میں پڑ گئے حیرانیوں میں ہم

فیض مسیح دیکھ کہ استاد وقت ہیں

مستاز ہو گئے ہیں ادب و انیوں میں ہم

تو دینگے ہم داغ طلسم کلیا

برپا کرینگے حشر کو نصرا نیوں میں ہم

اے مدعی! ستانہ دل درو مند کو

مشہور دہرائیں جگر افتانیوں میں ہم

مکاریوں سے تیری ہمارا زیاں نہیں

رہت حقیقت کی ہیں نگہبانیوں میں ہم

علقہ گوش صاحب روح القدس میں ہم

کرتے بسر ہیں زندگی روحانیوں میں ہم

خاکی جہاں دوست پہ ہوں جان دل تار

ہیں شاد اس کے فضل کی مہمانیوں میں ہم

اخبار احمدیہ

ابندہ مدت عید سے تحقیق حق میں لگا

اعلان بیعت ہوا تھا احمدیہ جگہ سلسلہ احمدیہ کے

معلق احمدی صاحبان سے ذکر بھی ہوتا رہتا تھا۔ گذشتہ

چند ہفتوں سے بابو صاحبان محمد عالم خان و محمد امین صاحب

سے اس سلسلہ کے متعلق تبادلہ خیالات ہوتا رہا ہے

آخر کار خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے اظہار حق کی

توفیق بخشی ہے۔ اب خاک را قرار کرتا ہے کہ بندہ نے اپنے دل سے حضرت

مرزا صاحب کو نبی وقت احمدیہ موعود مان لیا ہے۔ احمد

حضرت خلیفہ المسیح ثانی ایدہ اللہ عنہ العزیز کے دست مبارک

پر بذریعہ خط بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوا ہوں۔

احمد اللہ۔ احباب! استدعا ہے کہ وہ درود دل سے دعا

فرمادیں کہ بندہ کو خداوند کریم اس راہ میں استقامت بخشے۔

آمین۔ خاکسار فیروز الدین احمدی۔ سید کدک ۲/۹/۷۲ پجائیز

(۲) جناب خلیفۃ المسیح موعود ایدہ اللہ عنہ السلام علیکم

میں کچھ عرصہ سے حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کا پیغام

بذریعہ مسیحی بھائی مرزا احمد بیگ سنٹارہا ہوں۔ میرے

دل نے ان کے ارشاد کو بدل تسلیم کر لیا ہے۔ آج میں

آپ کی خدمت اقدس میں عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ اس حقیر

کو بھی اپنے پیارے مسیح موعود مہدی کے ہمعمانے والوں

میں شمار کریں۔ اور مجھ گنہگار کے لئے دل سے غامی

و عافرائیں بہت دعا فرمائیں۔ خاص تو جس سے دعا فرمادیں

کیونکہ میں سخت گنہگار ہوں۔ گو بہت لوگ مجھ کو نیا خیال

کرتے رہے ہیں۔ مگر میں جانتا ہوں۔ میں نے

از حد گناہ کئے ہوئے ہیں۔ آپ میرے لئے دعا فرمائیں

کہ خدا پاک میرے دل کو سب گناہوں سے پاک کر کے

ایک سچا احمدی بنائے۔ میں حضرت جناب پیغمبر خدا محمد رسول

و جناب مسیح موعود کا سچا عاشق ہوں۔ خدا پاک مجھ کو سب

ابتلاؤں سے محفوظ رکھو۔

خدا پاک مجھ کو تمام عقیدوں سے بچائے۔ مجھ کو احمدی

طریقہ اختیار کرنے سے از حد تحفیف فرمائی۔ مگر میں خدا

پاک کے بھروسہ پر آج میں ان کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہوتا

ہوں۔ آپ میرے لئے دعا فرمادیں۔ کہ خدا پاک مجھ کو ان

مضہبتوں کے مقابلہ کے لئے بہادر بنائے۔ اصلی غرض

یہ ہے کہ خدا پاک میرے دل کو بیکاموں بکا شہابی اسلام

بنائے۔ میری ساری زندگی۔ میری عقلی و دلت اسلام کے

رہنے میں خرچ ہو۔

پھر میں انتظار ہوں کہ میرے لئے خاص دعا فرمادیں۔ مجھ کو

خدا کے پاک کی رحمت کی از حد ضرورت ہے۔ سب دوستوں

کی خدمت میں عرض ہے کہ میرے لئے دعا فرمادیں۔ میں با

کرتا ہوں کہ میرا یہ خط ایسے نیک وقت میں آپ کی خدمت میں پہنچے

کہ آپ کی خاص توجہ سے آپ پر ہو جاوے۔ اور میں ایک بکا

مومن ہو جاؤں۔ نیز دعا فرمائیں کہ خدا کے پاک اپنی

رحمت سے میرے سب رشتہ داروں۔ عزیزوں دوستوں کو

بھی توفیق دے کہ وہ مسیح موعود براہمان لا کر بکے مومن ہو

جاویں۔ خدا کے پاک میرے پیارے دوستوں کو جلدی بکا مومن

بنائے۔ آمین۔ میں ہوں آپ کا خادم حقیر

محمد حسن خان احمدی (رسانیدار) رسالہ فیروز جہاں کو پٹی

رسالہ امریکہ کیلئے امداد

یہ خبر ملے کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے (اللہ ان کے ساتھ ہو)

امریکہ میں ایک رسالہ جاری کرنے کے واسطے تجویز کی ہے بہت

خوش ہوئی ہوں۔ اور اخبار الفضل میں اس کے چند کپڑے خوب

ہوئی ہے۔ میں نصف ڈالر ہوا اور کے حساب ایک سال کے لئے

چندہ دینے کا وعدہ کرتی ہوں جس وقت آپ کو ضرورت ہو بھکیں

۵۰ روپے چندہ بھیجتی رہوں گی۔ احمد اللہ کہ ہم نے اس عاجزہ کو اس

کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق بخشی۔ احمد اللہ نعم احمد اللہ

الہیہ محمد سعید احمدی کلرک ڈاک فائنڈ سسر گودہ

(۲) امریکہ کے مجوزہ رسالہ کے فنڈ میں جماعت احمدیہ بشارت و

ڈالر ہوا اور ان امانت کا وعدہ کرتی ہے۔ جس کی ادائیگی کا انتظام

صدر انجمن کی ہدایت کے ماتحت کیا جائیگا۔ انشاء اللہ العزیز

و اتوفیقی الا باللہ والسلام۔ خاکسار عبدالمجید احمدی سکریٹری

(۳) جمعی فی اللہ جناب ایڈیٹر صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و

رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سبط غلط روپیہ کا سنی آرڈر برائے امداد

رسالہ انگریزی جہاں میں سے مفتی صاحب جاری فرمائینگے! رسالہ

کر دیا ہے۔ انشاء اللہ سالانہ امداد جماعت کرتی ہوگی

بوج اخبار فرما کر شکور فرمادیں۔ والسلام

بدالدین احمدی۔ سکریٹری انجمن احمدیہ ملتان

رسالہ امریکہ کیلئے امداد

یہ خبر ملے کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے (اللہ ان کے ساتھ ہو)

امریکہ میں ایک رسالہ جاری کرنے کے واسطے تجویز کی ہے بہت

خوش ہوئی ہوں۔ اور اخبار الفضل میں اس کے چند کپڑے خوب

ہوئی ہے۔ میں نصف ڈالر ہوا اور کے حساب ایک سال کے لئے

چندہ دینے کا وعدہ کرتی ہوں جس وقت آپ کو ضرورت ہو بھکیں

۵۰ روپے چندہ بھیجتی رہوں گی۔ احمد اللہ کہ ہم نے اس عاجزہ کو اس

کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق بخشی۔ احمد اللہ نعم احمد اللہ

الہیہ محمد سعید احمدی کلرک ڈاک فائنڈ سسر گودہ

(۲) امریکہ کے مجوزہ رسالہ کے فنڈ میں جماعت احمدیہ بشارت و

ڈالر ہوا اور ان امانت کا وعدہ کرتی ہے۔ جس کی ادائیگی کا انتظام

صدر انجمن کی ہدایت کے ماتحت کیا جائیگا۔ انشاء اللہ العزیز

و اتوفیقی الا باللہ والسلام۔ خاکسار عبدالمجید احمدی سکریٹری

(۳) جمعی فی اللہ جناب ایڈیٹر صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و

رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سبط غلط روپیہ کا سنی آرڈر برائے امداد

رسالہ انگریزی جہاں میں سے مفتی صاحب جاری فرمائینگے! رسالہ

کر دیا ہے۔ انشاء اللہ سالانہ امداد جماعت کرتی ہوگی

بوج اخبار فرما کر شکور فرمادیں۔ والسلام

بدالدین احمدی۔ سکریٹری انجمن احمدیہ ملتان

رسالہ امریکہ کیلئے امداد

یہ خبر ملے کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے (اللہ ان کے ساتھ ہو)

امریکہ میں ایک رسالہ جاری کرنے کے واسطے تجویز کی ہے بہت

خوش ہوئی ہوں۔ اور اخبار الفضل میں اس کے چند کپڑے خوب

ہوئی ہے۔ میں نصف ڈالر ہوا اور کے حساب ایک سال کے لئے

چندہ دینے کا وعدہ کرتی ہوں جس وقت آپ کو ضرورت ہو بھکیں

۵۰ روپے چندہ بھیجتی رہوں گی۔ احمد اللہ کہ ہم نے اس عاجزہ کو اس

کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق بخشی۔ احمد اللہ نعم احمد اللہ

الہیہ محمد سعید احمدی کلرک ڈاک فائنڈ سسر گودہ

(۲) امریکہ کے مجوزہ رسالہ کے فنڈ میں جماعت احمدیہ بشارت و

ڈالر ہوا اور ان امانت کا وعدہ کرتی ہے۔ جس کی ادائیگی کا انتظام

صدر انجمن کی ہدایت کے ماتحت کیا جائیگا۔ انشاء اللہ العزیز

و اتوفیقی الا باللہ والسلام۔ خاکسار عبدالمجید احمدی سکریٹری

(۳) جمعی فی اللہ جناب ایڈیٹر صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و

رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سبط غلط روپیہ کا سنی آرڈر برائے امداد

رسالہ انگریزی جہاں میں سے مفتی صاحب جاری فرمائینگے! رسالہ

کر دیا ہے۔ انشاء اللہ سالانہ امداد جماعت کرتی ہوگی

بوج اخبار فرما کر شکور فرمادیں۔ والسلام

بدالدین احمدی۔ سکریٹری انجمن احمدیہ ملتان

رسالہ امریکہ کیلئے امداد

یہ خبر ملے کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے (اللہ ان کے ساتھ ہو)

امریکہ میں ایک رسالہ جاری کرنے کے واسطے تجویز کی ہے بہت

خوش ہوئی ہوں۔ اور اخبار الفضل میں اس کے چند کپڑے خوب

ہوئی ہے۔ میں نصف ڈالر ہوا اور کے حساب ایک سال کے لئے

چندہ دینے کا وعدہ کرتی ہوں جس وقت آپ کو ضرورت ہو بھکیں

۵۰ روپے چندہ بھیجتی رہوں گی۔ احمد اللہ کہ ہم نے اس عاجزہ کو اس

کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق بخشی۔ احمد اللہ نعم احمد اللہ

الہیہ محمد سعید احمدی کلرک ڈاک فائنڈ سسر گودہ

(۲) امریکہ کے مجوزہ رسالہ کے فنڈ میں جماعت احمدیہ بشارت و

ڈالر ہوا اور ان امانت کا وعدہ کرتی ہے۔ جس کی ادائیگی کا انتظام

صدر انجمن کی ہدایت کے ماتحت کیا جائیگا۔ انشاء اللہ العزیز

و اتوفیقی الا باللہ والسلام۔ خاکسار عبدالمجید احمدی سکریٹری

(۳) جمعی فی اللہ جناب ایڈیٹر صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و

رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سبط غلط روپیہ کا سنی آرڈر برائے امداد

رسالہ انگریزی جہاں میں سے مفتی صاحب جاری فرمائینگے! رسالہ

کر دیا ہے۔ انشاء اللہ سالانہ امداد جماعت کرتی ہوگی

بوج اخبار فرما کر شکور فرمادیں۔ والسلام

بدالدین احمدی۔ سکریٹری انجمن احمدیہ ملتان

رسالہ امریکہ کیلئے امداد

یہ خبر ملے کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے (اللہ ان کے ساتھ ہو)

امریکہ میں ایک رسالہ جاری کرنے کے واسطے تجویز کی ہے بہت

خوش ہوئی ہوں۔ اور اخبار الفضل میں اس کے چند کپڑے خوب

ہوئی ہے۔ میں نصف ڈالر ہوا اور کے حساب ایک سال کے لئے

چندہ دینے کا وعدہ کرتی ہوں جس وقت آپ کو ضرورت ہو بھکیں

۵۰ روپے چندہ بھیجتی رہوں گی۔ احمد اللہ کہ ہم نے اس عاجزہ کو اس

کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق بخشی۔ احمد اللہ نعم احمد اللہ

الہیہ محمد سعید احمدی کلرک ڈاک فائنڈ سسر گودہ

(۲) امریکہ کے مجوزہ رسالہ کے فنڈ میں جماعت احمدیہ بشارت و

ڈالر ہوا اور ان امانت کا وعدہ کرتی ہے۔ جس کی ادائیگی کا انتظام

صدر انجمن کی ہدایت کے ماتحت کیا جائیگا۔ انشاء اللہ العزیز

و اتوفیقی الا باللہ والسلام۔ خاکسار عبدالمجید احمدی سکریٹری

(۳) جمعی فی اللہ جناب ایڈیٹر صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و

رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سبط غلط روپیہ کا سنی آرڈر برائے امداد

رسالہ انگریزی جہاں میں سے مفتی صاحب جاری فرمائینگے! رسالہ

کر دیا ہے۔ انشاء اللہ سالانہ امداد جماعت کرتی ہوگی

بوج اخبار فرما کر شکور فرمادیں۔ والسلام

بدالدین احمدی۔ سکریٹری انجمن احمدیہ ملتان

رسالہ امریکہ کیلئے امداد

یہ خبر ملے کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے (اللہ ان کے ساتھ ہو)

امریکہ میں ایک رسالہ جاری کرنے کے واسطے تجویز کی ہے بہت

خوش ہوئی ہوں۔ اور اخبار الفضل میں اس کے چند کپڑے خوب

ہوئی ہے۔ میں نصف ڈالر ہوا اور کے حساب ایک سال کے لئے

چندہ دینے کا وعدہ کرتی ہوں جس وقت آپ کو ضرورت ہو بھکیں

۵۰ روپے چندہ بھیجتی رہوں گی۔ احمد اللہ کہ ہم نے اس عاجزہ کو اس

کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق بخشی۔ احمد اللہ نعم احمد اللہ

الہیہ محمد سعید احمدی کلرک ڈاک فائنڈ سسر گودہ

(۲) امریکہ کے مجوزہ رسالہ کے فنڈ میں جماعت احمدیہ بشارت و

ڈالر ہوا اور ان امانت کا وعدہ کرتی ہے۔ جس کی ادائیگی کا انتظام

صدر انجمن کی ہدایت کے ماتحت کیا جائیگا۔ انشاء اللہ العزیز

و اتوفیقی الا باللہ والسلام۔ خاکسار عبدالمجید احمدی سکریٹری

(۳) جمعی فی اللہ جناب ایڈیٹر صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و

رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سبط غلط روپیہ کا سنی آرڈر برائے امداد

رسالہ انگریزی جہاں میں سے مفتی صاحب جاری فرمائینگے! رسالہ

کر دیا ہے۔ انشاء اللہ سالانہ امداد جماعت کرتی ہوگی

بوج اخبار فرما کر شکور فرمادیں۔ والسلام

بدالدین احمدی۔ سکریٹری انجمن احمدیہ ملتان

رسالہ امریکہ کیلئے امداد

یہ خبر ملے کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے (اللہ ان کے ساتھ ہو)

امریکہ میں ایک رسالہ جاری کرنے کے واسطے تجویز کی ہے بہت

خوش ہوئی ہوں۔ اور اخبار الفضل میں اس کے چند کپڑے خوب

ہوئی ہے۔ میں نصف ڈالر ہوا اور کے حساب ایک سال کے لئے

چندہ دینے کا وعدہ کرتی ہوں جس وقت آپ کو ضرورت ہو بھکیں

۵۰ روپے چندہ بھیجتی رہوں گی۔ احمد اللہ کہ ہم نے اس عاجزہ کو اس

کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق بخشی۔ احمد اللہ نعم احمد اللہ

الہیہ محمد سعید احمدی کلرک ڈاک فائنڈ سسر گودہ

(۲) امریکہ کے مجوزہ رسالہ کے فنڈ میں جماعت احمدیہ بشارت و

ڈالر ہوا اور ان امانت کا وعدہ کرتی ہے۔ جس کی ادائیگی کا انتظام

صدر انجمن کی ہدایت کے ماتحت کیا جائیگا۔ انشاء اللہ العزیز

و اتوفیقی الا باللہ والسلام۔ خاکسار عبدالمجید احمدی سکریٹری

(۳) جمعی فی اللہ جناب ایڈیٹر صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و

رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سبط غلط روپیہ کا سنی آرڈر برائے امداد

رسالہ انگریزی جہاں میں سے مفتی صاحب جاری فرمائینگے! رسالہ

کر دیا ہے۔ انشاء اللہ سالانہ امداد جماعت کرتی ہوگی

بوج اخبار فرما کر شکور فرمادیں۔ والسلام

بدالدین احمدی۔ سکریٹری انجمن احمدیہ ملتان

رسالہ امریکہ کیلئے امداد

یہ خبر ملے کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے (اللہ ان کے ساتھ ہو)

امریکہ میں ایک رسالہ جاری کرنے کے واسطے تجویز کی ہے بہت

خوش ہوئی ہوں۔ اور اخبار الفضل میں اس کے چند کپڑے خوب

ہوئی ہے۔ میں نصف ڈالر ہوا اور کے حساب ایک سال کے لئے

چندہ دینے کا وعدہ کرتی ہوں جس وقت آپ کو ضرورت ہو بھکیں

۵۰ روپے چندہ بھیجتی رہوں گی۔ احمد اللہ کہ ہم نے اس عاجزہ کو اس

کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق بخشی۔ احمد اللہ نعم احمد اللہ

الہیہ محمد سعید احمدی کلرک ڈاک فائنڈ سسر گودہ

(۲) امریکہ کے مجوزہ رسالہ کے فنڈ میں جماعت احمدیہ بشارت و

ڈالر ہوا اور ان امانت کا وعدہ کرتی ہے۔ جس کی ادائیگی کا انتظام

صدر انجمن کی ہدایت کے ماتحت کیا جائیگا۔ انشاء اللہ العزیز

و اتوفیقی الا باللہ والسلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قادیان دار الامان - ۱۸ - نومبر ۱۹۲۰ء

عدم تعاون

(از جناب ماسٹر علی محمد صاحب قادیان)

آجکل عدم تعاون کا مسئلہ ہندوستان کے اہم ترین مسائل میں سے ہے۔ اور ملک کے بہترین دماغ اس کی تائید و تردید میں غلطان و پچان نظر آتے ہیں۔ ہندو مسلمان برین نے اس پر ہلک میں اور تنہائی میں خوب غور کیا ہے۔ مگر تاہم ایک سوئی نصیب نہیں ہوئی۔ اور کسی خاص نتیجے پر نہیں پہنچ سکے۔ بعض اس کو دل و جان سے مفید ملک سمجھتے ہیں۔ اور دوسرے مفاد ملک کے لئے اس کو زہر ہلاک سمجھتے ہیں۔

اس مسئلے پر کئی پہلوؤں سے غور کیا گیا ہے مگر یہی خیالات کے ان لوگوں نے بھی اس کی تائید کی ہے۔ اور انکی مبصرین نے بھی اس کو آزمودہ نسخہ سمجھا ہے۔ قانون والوں نے اپنے رنگ میں اس پر نظر دوڑائی ہے۔ اصولی طور پر ملک کے اکثر حصے نے اس کو تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن عملی پہلو سے دیکھنے والوں نے اس کو ناقابل عمل قرار دیا ہے۔ عدم تعاون کا مسئلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں۔ یورپ میں اکثر اس پر عمل کیا گیا ہے۔ اور آج کل آئر لینڈ والوں کا دستور العمل بن رہا ہے۔ لیکن ہندوستان میں اس کے بوجہ سرگام نہی ہیں۔ یہی صاحب ہیں۔ جنہوں نے اس مسئلے پر اس قدر زور دیا ہے۔ یہاں تک کہ کلکتہ کے کونسل کا محرم کے خاص اجلاس میں یہ مسئلہ پیش ہوا۔ چہر موافق اور مخالفت ہر دو قسم کی آراء پیش کی گئیں۔ اور آخر کار تسلیم کر لیا گیا۔ کہ ملک کی بہتری اسی میں ہے کہ اس مسئلے پر عمل کیا جائے۔ عدم تعاون کوئی طرح سے اٹھا کر نہیں ہے۔ بعض دفعہ ایک زبردست قوم کمزور قوم

کے خلاف اس کو باری کرتی ہے۔ اور اپنی طاقت اور وسائل اور اثر کے برتنے پر دبا جاسکتی ہے۔ اور زبردستی اپنے اندر تسلیم کرنا چاہتی ہے۔ یہ صورت اکثر مذہبی معاملات میں پیش آتی ہے۔ جہاں ایک ہی حصہ ملک میں بے زوال دو قومیں خیالات کے لحاظ سے الگ الگ ہوتی ہیں۔ وہاں زبردست قوم کمزور قوم کو مجبور کرتی ہے کہ اپنے خیالات چھوڑ کر اسی کی ہم خیالی بن جائے۔ اس کی مثالیں پچھلے زمانے تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ آجکل بھی پائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ احمدی قوم اپنے خیالات متعلقہ فاطمیہ اور نذول معلیٰ اور مسند ختم نبوت میں عام مسلمانوں سے اختلاف رکھتی ہے۔ اس پر عام مسلمان جو تعداد میں زیادہ ہیں۔ احمدیوں سے جو تعداد میں قہور ہے۔ عدم تعاون کا برتاؤ کرتے ہیں۔ یعنی جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے وہ احمدیوں کو ہر ایک قسم کی تکلیف دینا جائز بلکہ کاروبار سمجھتے ہیں۔ عدم تعاون کی یہ صورت زبردست سے کمزور کی طرف ہے۔

عدم تعاون کی دوسری صورت وہ ہے کہ جس ایک کمزور قوم زبردست قوم کے ساتھ مقابلہ کرتی ہے۔ یہ ملکی حالات میں ہوتا ہے۔ مثلاً حاکم قوم زبردست ہے۔ اور اسلحہ اور وسائل اپنے قبضے میں رکھتی ہے۔ اور اس طرح ماتحت قوم اس کے مقابلے میں عاجز آئی ہوئی ہے کیونکہ اس کے پاس ہتھیار نہیں ہوتے۔ جن سے مقابلہ کر سکے پس وہ عدم تعاون اختیار کرتی ہے یعنی حاکم قوم کے ساتھ ملکر کام نہیں کرتی۔ یہ صورت مقابلے کا کمزور اختیار ہے۔ اور ہمیشہ کمزوروں کی طرف سے زبردستوں کے مقابلے میں پھلایا جاتا ہے۔ یہی وہ صورت ہے۔ چہر آجکل ہندو مسلمانوں نے عمل کرنا شروع کیا ہے۔ وہ گورنمنٹ سے ناراض ہیں۔ بلکہ پھر پھر ہیں۔ لیکن چونکہ ہتھیار پاس نہیں اور مقابلے کی طاقت نہیں۔ اور اس لئے Non-co operation یا عدم تعاون کا ہتھیار بیکر مقابلے میں نکل آئے ہیں۔ بائیکاٹ کے بھی یہی معنی ہیں کہ کمزور قوم اپنے اندر مقابلہ کی طاقت نہ دیکھ کر دشمن کی تیار کردہ اسلحہ کا استعمال چھوڑ دیتی ہے۔ اور اس طرح انہما ناراضگی اور مقابلہ کرتی ہے۔

عدم تعاون کی ایک تیسری صورت ہے۔ جس میں دو بڑی قومیں اعلان جنگ کے بعد ایک دوسرے سے تعلقات منقطع کر دیتی ہیں۔ اس میں کمزور اور زبردست کا کوئی موازنہ نہیں۔ جب تک دو قومیں ایک دوسرے کے برخلاف اعلان جنگ کرتی ہیں۔ تو عدم تعاون پر عمل پیرا ہو جاتی ہیں۔ اس کی مثالیں موجودہ جنگ میں کافی سے زیادہ ملکتی ہیں۔ جرمنی کی ہر ایک چیز خواہ کیسی ہی اچھی کیوں نہ ہو۔ حمایت ہی قابل نفرت سمجھی جاتی تھی۔

ہندوستان میں عدم تعاون کی جو صورت اختیار کی گئی ہے۔ یہ انگریزوں کے خلاف ہندو اور مسلمان دونوں نے اختیار کی ہے۔ اور اس کے بانی میاں جی ایک ہندو ہی ہیں۔ یعنی مسٹر گاندھی۔ ان کے دماغ سے نکل کر مسلمانوں کے سامنے یہ صورت پیش ہوئی۔ اور مسلمانوں نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق یہی فیصلہ کیا کہ یہ جائز ہے اور آجکل کے حالات کے ماتحت ضروری ہے۔ چنانچہ قرآن شریف سے آیتیں نکال کر اس کی تائید میں فرماتے ہوئے گئے۔ اور ملک میں عام وعظ کیا گیا۔ کہ آجکل کامیابی کی راہ ہی صورت ہے۔ ایسے قدم سے دینے والوں میں سے مولوی ابوالکلام آزاد کا تیرا دل ہے۔ لاہور کی پیغام پارٹی نے بھی اصولی طور پر اس کو تسلیم کر لیا ہے۔ اگرچہ اس پر عمل کرنے ضروری نہیں سمجھتے۔

ان مسلمانوں نے جس قدر کی بناء پر عدم تعاون کو اختیار کیا ہے وہ خلافت کا مسئلہ اور پنجاب کے واقعات ہیں جو پچھلے سال اپریل کے مہینے میں وقوع پذیر ہوئے۔ ان وقت پنجاب میں ہندو بھی شامل ہیں۔ کیونکہ ریشل لار کی سختیاں ہندو مسلمان اور سکھ سب کے لئے مساوی تھیں۔ مگر خلافت کا مسئلہ مسلمانوں کا خاص اہم مسئلہ ہے۔ اور ہندوؤں کو اگر کوئی دھپ نہیں۔ مسلمانوں کو انگریزوں کے شکایت کے وجود سے خلافت کے مسئلے ان سے کئے گئے تھو اختتام جنگ کے بعد ان کا ایثار نہیں کیا گیا۔ بلکہ ان کے برکس غور میں آیا ہے۔ اور کہ خلافت اسلام کو ملنے والی قوموں میں سے اول نبرا انگریزوں کا ہے۔ اگر یہ اپنی اثر سے کام لیتے۔ تو ممکن نہ تھا کہ ترکی کی حکمرانوں سے قدر گھٹ جائیں۔ جتنی کہ اب گئی ہیں۔ قسطنطنیہ پر اتحادی

قبضہ و عدے کے صریح خلاف ہے۔ اور جزیرۃ العرب کا سلطنت عثمانیہ سے الگ کر دینا اسلامی آزادی میں خلل اندازی ہے۔

اس کے متعلق ہم یہ کہہ بغیر نہیں رہ سکتے کہ ترکوں سے جو معاہدہ اتحادیوں نے کیا ہے۔ وہ ان اصول کی بناء پر نہیں جو دیگر کسی اقوام کے ممالک میں مد نظر رکھے گئے ہیں۔

مثلاً عراق عرب اور شام و فلسطین۔ سمرنا اور تھیس کے علاقوں میں جہاں کثرت آبادی مسلمانوں کی ہے۔ انجونیونانی یا یونانی یا انگریزی اقتدار کے نیچے رکھنا انصاف کے خلاف ہے۔

اور خاص کر اس صورت میں کہ خود ویاں کے باشندے اس بات کی خواہش رکھتے ہوں۔ کہ وہ ایک خود مختار حکومت قائم کریں۔ ایسی صورت میں اتحادیوں کا فرض اولین یہی ہونا چاہیے تھا۔ کہ ان علاقوں کو بالکل آزاد چھوڑ دیتے۔ تاکہ لوگ جس قسم کی چاہتے حکومت قائم کرتے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اس وجہ سے اور اس وجہ سے بھی کہ سٹرلائڈ جارج کی پولیسی تعصب اور آئی ہے۔ جو قسطنطنیہ کے خلاف توقع قبضے اور

دم پرستوں کے استیصال کے رجحان میں ظہور پذیر ہو رہی ہے۔ مسلمانوں کے دلوں کو صدمہ ہوا۔ اور چونکہ ہم جنگ میں مسلمانوں نے اپنے خون اور مال سے سرکار امداد کی تھی۔ صرف اس لئے کہ ان کو توقع تھی کہ جو عدے

درود ترکیہ قسطنطنیہ وغیرہ کے متعلق کئے گئے ہیں وہ ضرور پورے کئے جائیں گے۔ اس وجہ سے عدم تعاون کی اختیار کی گئی۔ اور اس سے غرض یہ ہے کہ انگریزوں پر دباؤ ڈالا جائے۔ اور معاہدہ ترکیہ میں حسب دلخواہ

ترمیم کرائی جاوے۔ مسلمانوں کی ناراضگی کے وجوہات خواہ کیسے ہی ہوں۔ لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ عدم تعاون سے جو غرض مقصود ہے۔ کیا اس سے کامیابی ہوتی ہے یا نہیں۔ اور آیا واقعی

اس طریق سے انگریزوں پر دباؤ ڈالا جاسکتا ہے۔ اور اس امر کی توقع ہو سکتی ہے۔ کہ مسلمانوں کی یہ پولیسی کی معاہدے میں ضرور ترمیم کرائے میں کامیاب ہو کر

سکی۔ اگر ایسا ہو تو بے شک عدم تعاون پر عمل درآمد کر لینا چاہیے۔ لیکن اگر یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا اور ہمارے نزدیک

لا نہیں ہو سکتا۔ تو ایسی پولیسی اختیار کرنے سے کیا حاصل

جیسے اپنا ہی نقصان ہو۔ عقل مند انسان کا کام یہ ہے کہ وہ ایسی راہ اختیار کرے۔ جو بھلائی اور خیر خواہی سے پُر ہو۔ اندھا دھند کام کرنا ایک مسلمان کے شایان شان نہیں۔ لہذا ہمیں ہم دیکھنا چاہیے۔ کہ یہ پولیسی کس طرح مسلمانوں کے لئے خطرناک ثابت ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔

۱۔

۲۔ عدم تعاون کے جو مارج آج ہمارا گمانڈی قائم کئے ہیں۔ وہ سب کے سب دیانند کی پولیسی کی فلاسفی سے لئے ہوئے ہیں۔

اگر یہ واقعہ درست ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ اگر ہمارا گمانڈی کے تجویز کردہ پروگرام عدم تعاون پر عمل پیرا نہیں ہو رہے۔ اور کیوں اپنے سکولوں اور کالجوں کا گورنمنٹ سے تعلق قطع نہیں کر رہے۔

پروفیسر صاحب موصوف اسی مضمون میں یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ۔

”رشی (دیانند) کا کوئی بھی سیاسی انویٹی اپنے لئے اور اپنی لڑائی کو سرکاری سکولوں میں پڑنا نہیں سکتا۔“

لیکن حیرت ہے کہ آریہ سماجی صاحبان اپنے سکولوں اور کالجوں کا گورنمنٹ سے تعلق قطع کرنے میں نہ صرف پیچ پیش کر رہے ہیں۔ بلکہ لالہ ہنسراج صاحب نے

صاف طور پر انکار کر دیا ہے۔ آریہ سماجیان کو چاہیے۔ کہ اگر وہ سمجھتے ہیں۔ کہ سٹر گمانڈی کا تجویز کردہ عدم تعاون کا پروگرام ان کے رشی کی فلاسفی سے ہی لیا گیا ہے۔ تو اس پر عمل کر کے اپنا مذہبی فرض ادا کریں۔ ورنہ سمجھا جائیگا۔ کہ وہ اپنے رشی کی تعلیم کی کوئی پردہ نہیں کرتے۔

۱۔ آریہ سماج بطور ایک روحانی تحریک

سوامی یا نند اور کے عنوان سے پرکاش نے بیواؤں کی شادی ایک مضمون شائع کیا ہے

جس میں دیانند کی کارگرداریوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انہوں نے دو صدیوں کے پردواہ کی تلقین کی۔ یہ مضمون ایک غیر سماجی عورت کا لکھا گیا ہے۔ لیکن اس نے صحیح طور پر سوامی جی کی کتب کا مطالعہ نہ کیا ہو۔ اور ان کے خیالات و بارہ شادی ہو گان سے واقف نہ ہو۔ لیکن ایڈیٹر صاحب پر کاش نے اس غلط اور نادرست خیال کو کیوں دبیج کر دیا۔ کیا وہ بھی ایسی سمجھتے ہیں کہ سوامی جی نے بیواؤں کی دوسری شادی کی تلقین کی ہے۔ اگر نہیں۔ تو ان کا فرض تھا کہ اس بات کو سوامی جی کی طرف منسوب نہ ہونے دیتے۔ ہاں اگر وہ اس کو سمجھ سکتے ہیں۔ تو مہربانی کر کے متیاد سمنند سوامی دیانند کے حسب ذیل الفاظ کا مطلب بیان کریں

سوامی جی لکھتے ہیں۔

”یہ مضمون۔ کھتری۔ اور ویش دو فیل میں کھشت یونی عورت اور کھشت ویرج مرد (جن کی بھارت ہو چکی ہو) کا پردواہ (مکر رہا) نہ ہونا چاہیے۔“

(استیادہ پرکاش سنہ ۱۳۔ ایڈیشن چہارم) اور پھر اسی پر بس نہیں کہ۔ بلکہ پردواہ کے بخیاں خود چند نقصانات بھی بیان کئے ہیں۔

ہم نہیں سمجھتے۔ سوامی جی کے پردواہ کی اس قدر مخالفت کرنے کے باوجود کس طرح کہا جاسکتا ہے۔ کہ انہوں نے بیواؤں کے ودواہ کی تلقین کی ہے۔

۱۔

۲۔

۳۔

۴۔

۵۔

۶۔

۷۔

۸۔

۹۔

۱۰۔

۱۱۔

۱۲۔

۱۳۔

۱۴۔

۱۵۔

۱۶۔

۱۷۔

۱۸۔

۱۹۔

۲۰۔

۲۱۔

۲۲۔

۲۳۔

۲۴۔

۲۵۔

۲۶۔

۲۷۔

۲۸۔

۲۹۔

۳۰۔

۳۱۔

۳۲۔

۳۳۔

۳۴۔

۳۵۔

۳۶۔

۳۷۔

۳۸۔

۳۹۔

۴۰۔

۴۱۔

۴۲۔

۴۳۔

۴۴۔

۴۵۔

۴۶۔

۴۷۔

۴۸۔

۴۹۔

۵۰۔

۵۱۔

۵۲۔

۵۳۔

۵۴۔

۵۵۔

۵۶۔

۵۷۔

۵۸۔

۵۹۔

۶۰۔

۶۱۔

۶۲۔

۶۳۔

۶۴۔

۶۵۔

۶۶۔

۶۷۔

۶۸۔

۶۹۔

۷۰۔

۷۱۔

۷۲۔

۷۳۔

۷۴۔

۷۵۔

۷۶۔

۷۷۔

۷۸۔

۷۹۔

۸۰۔

۸۱۔

۸۲۔

۸۳۔

۸۴۔

۸۵۔

۸۶۔

۸۷۔

۸۸۔

۸۹۔

۹۰۔

۹۱۔

۹۲۔

۹۳۔

۹۴۔

۹۵۔

۹۶۔

۹۷۔

۹۸۔

۹۹۔

۱۰۰۔

نکاح کے متعلق شرعی احکام کی پابندی

۱۱۔ نوبر ۱۹۳۰ء کو ایک نکاح کے موقع پر حضرت مولانا صاحب دہلوی نے خطاب ارشاد فرمایا:-

نکاح کے معاملہ میں لوگ کئی وجوہات سے احکام شریعت کو توڑتے ہیں۔ اور ہر زمانہ اور ہر ملک میں یہ معاملہ اس یا اسے میں نمایاں رہا ہے۔ اسی زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں۔ نکاح کے معاملہ میں جتنی کمزوری احمدی دکھاتے ہیں۔ اتنی اور کسی معاملہ میں نہیں دکھاتے۔ یعنی جتنی کمزوری احمدی غیر احمدیوں میں دکھائی دیتے ہیں۔ اور کسی امر میں نہیں دکھاتے۔ اگر احمدی اور غیر احمدی کے سوال کو دیکھ لے دیا جائے۔ پھر بھی اسی معاملہ میں ان کی بہت سی کمزوریاں ظاہر ہوتی ہیں۔ کہیں تنگ و ناموس کا مذہب ہوتا ہے۔ کہیں قومیت اور ذات کا خیال ہوتا ہے۔ کہیں دولت مندی اور خوشحالی کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ غرض کسی ایک یا تین میں۔ جو اس معاملہ میں پیش ہوتی ہے۔ اور پھر اس میں کمزوری کا موجب بنتی ہے۔ دوسرے معاملات کی نسبت اس معاملہ میں کیا زیادہ لوگ اپنی کمزوری کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ ایسا معاملہ ہے۔ جو قریباً ہر ایک کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور ہر ایک کو پیش آتا ہے۔ دوسرے معاملات ایسے ہیں کہ کسی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اور کسی کے ساتھ نہیں۔ پس ایک وجہ اور بہت بڑی وجہ نکاح کے معاملہ میں احکام شریعت کی خلاف ورزی کرنے کی یہ ہے۔ کہ یہ معاملہ ہر ایک کو پیش آتا ہے۔ اور سوائے ایک تئیس حصہ کے لوگ اس میں کوتاہی کر جاتے ہیں۔

مبند و مستان میں یہ مرض بہت زیادہ ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کا تعلق اہل بنود سے ہے۔ اور اہل بنود میں بیاہ شادی کے متعلق ایسی رسمیں پائی جاتی ہیں۔ کہ ان کی وجہ سے شادی قاتنا بن جاتی ہے۔ اور وہ اس قدر پختل ہے ان میں جڑ پکڑ چکی ہیں۔ کہ بغیر اس احساس کے کہ ان کا کوئی فائدہ ہے یا نہیں۔ ان کی ضرورت ہے یا نہیں۔ ان پر عمل کیا جاتا ہے۔ مثلاً روٹنگی کے وقت رٹ کی خواہ کتنی ہی خوش ہو۔ رونا ضروری سمجھا جاتا ہے۔

پھر شادی کے موقع کے لئے عجیب و غریب قسم کے کپڑے بنائے جاتے ہیں۔ پھر یہ کہ جب رٹ کے والے آئیں تو ایک خاص حد پر ان کو ملنا چاہیے۔ گویا اس قسم کی باتیں خدا کے قانون ہیں۔ اور خدا کے قانون میں بھی کبھی تغیر واقع ہو جاتا ہے۔ مثلاً کبھی بارش ہوتی ہے۔ اور کبھی نہیں ہوتی۔ مگر ان کی رسموں میں کبھی فرق نہیں آتا۔ اور ان پر اتنا زور دیا جاتا ہے۔ کہ نماز چھوڑنی پڑے۔ تو حرج نہیں لیکن ان میں سر فوق نہیں آتا چاہیے۔ اور اگر کوئی ایک رسم بھی چھوٹ جائے۔ تو غضب ہو جائے۔ یہاں تک پابندی کی جاتی ہے۔ کہ شریف گھرانے کی عورتیں بھی شادی کی رسومات کی ادائیگی کے وقت نقش کلمات کہنے سے باز نہیں رہتیں۔ گویا ان دنوں وہ فعل ان کے لئے جائز ہو جاتا ہے جو دوسرے دنوں میں ناجائز ہوتا ہے۔ دوسرے ایام میں اگر اس قسم کے الفاظ کسی کے منہ سے نکلیں۔ تو اسے مذہب سے کیا کچھ کہیں۔ لیکن شادی کے وقت ان کو ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح دوسرے دنوں میں اگر کسی کی نظر چلنے کی طرف بھی پڑ جائے۔ تو اسے اپنی بہت بڑی ہتک اور بے عزتی سمجھتے ہیں۔ لیکن جب دولہا آئے۔ اور خواہ وہ غیر ہی کیوں نہ ہو۔ محلہ کی عورتیں اس سے پردہ کرنا ضروری نہیں سمجھتیں اور کہتی ہیں۔ اس سے کیا پردہ ہے۔ اور پھر صرف یہ نہیں۔ کہ پردہ نہیں کرتیں۔ بلکہ اس سے نمول اور ہنسی بھی کرتی ہیں۔

غرض بہت سی اسی قسم کی باتیں ہیں۔ کہ شادی کے معاملہ میں شریعت کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ حالانکہ میں ایسا معاملہ ہے۔ کہ اس سے متعلق بہت زیادہ احتیاط کے ساتھ شریعت کی پابندی کرنی چاہیے تھی۔ کیونکہ اس میں اپنا کچھ اختیار نہیں ہوتا۔ ایک غیر مرد کو غیر عورت کے ساتھ ملا کر کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ اولاد پیدا کرو۔ اور اپنا نام قائم رکھو۔ یہ ایسا مشکل اہم معاملہ ہے۔ کہ اس کا اثر نہ صرف دنیا میں ہی بہت دور تک جاتا ہے۔ بلکہ آخرت تک پہنچتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق استعارہ لاکر حکم دیا ہے۔ اور اگر ضرورت ہو۔ تو رٹ کی کو دکھا دینے کا بھی ارشاد فرمایا ہے مگر مسلمانوں کی حالت ایسی ہو گئی ہے۔ کہ اگر کسی کو بتایا

جائے۔ کہ شریعت کا حکم ہے۔ کہ رٹ کی کا دیکھنا جائز ہے تو اس سے بہت بڑا مسئلہ ہے۔ مگر خود بلا کر تمام محلہ کی عورتیں دکھا دیتے ہیں۔ ایک شخص کو میں نے کہا۔ رٹ کے لئے رٹ کی کا دیکھنا جائز ہے۔ اس نے کہا۔ یہ نکاح تو نہ ہوا چلک ہو گیا۔ اس بات کو تو کوئی شریف انسان سنا بھی پسند نہیں کرے گا۔

اس سے معلوم ہوا۔ کہ جس بات کو کوئی شریف سنا بھی پسند نہیں کرتا۔ اس کے کرنے کی اجازت دینے والے کو کیا سمجھا جائیگا۔ تو شریعت کے احکام کی اس طرح بے قدری کی جاتی ہے۔

چونکہ نکاح کا معاملہ نہایت اہم ہے۔ اس لئے اس کے متعلق شریعت کے احکام کو خاص طور پر مد نظر رکھنا چاہیے۔ تاکہ خدا تعالیٰ اچھے اور نیک نتائج پیدا کرے۔ اور مشکلات۔ مصائب اور بے تازج سے بچائے اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعائیں کہیں۔ اور جو آیات اس موقع کے لئے تجویز کہیں ان میں بھی خدا تعالیٰ کے احکام کی رہنمائی کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ آتا ہے۔ ومن یطعم اللہ رسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً اگر تم کا سیاب ہونا چاہتے ہو۔ تو اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی اطاعت کرو۔

اب جو لوگ خدا اور رسول کے احکام کی اطاعت سے نکل کر طرح طرح کی رسوم میں پھنس گئے ہیں۔ وہ کس قدر برا نتیجہ دیکھ رہے ہیں۔ بیاہ شادیوں میں اس قدر فضول خرچی کرتے ہیں۔ کہ نہ صرف خود بلکہ جن کی شادی کی جاتی ہے۔ وہ بھی تمام عمر کے لئے غرض کے نیچے دب جاتے ہیں۔ اور اکثر رٹ کے رٹ کی میں نا اتفاقی ہوتی ہے ہماری جماعت کو چاہیے۔ کہ اس معاملہ میں خاص طور پر احکام شریعت کی پابندی کرے۔ کہ ان کی شادیاں اعلیٰ اور اچھے نتائج پیدا کرنے کا موجب ہوں اور وہ قباحتیں جن سے دوسرے لوگوں کو نکالیف اٹھانی پڑتی ہیں۔ ان سے بچیں۔

خطبہ جمعہ

خوبی کو ظاہر کرنا

اور برائی کو چھپانا

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

فرمودہ ۱۲ نومبر ۱۹۲۰ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ :-

آج میں اسی معنوں کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں جس کے متعلق پچھلے جمعہ بیان کیا تھا۔ کیونکہ اس امر کی طرف جانت کی توجہ کم ہے۔

فطرتی اور غیر فطرتی امور دنیا میں دو باتیں ہیں ایسی نظر فطرتی اور غیر فطرتی امور آتی ہیں۔ اور ہر قوم اور ہر ملک میں نظر آتی ہیں۔ جن کو دیکھ کر یہ فیصلہ کئے بغیر نہیں رہا جاتا کہ یہ باتیں فطرت میں داخل ہیں۔ فطرت کے تقاضا اور انسانوں کی ذاتی اور قومی اور ملکی عادات میں یہ فرق ہے کہ فطرتی تقاضے سب میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً بعض باتیں ہیں۔ جو عیسائیوں میں بکثرت پائی جاتی ہیں اسی طرح بعض ہیں۔ جو مسلمانوں میں اسی کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ بعض ہندوؤں میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن جو فطرتی تقاضے ہیں وہ بلا تفریق مذہب و قومیت سب انسانوں میں پائے جاتے ہیں۔ پس جو باتیں سب میں پائی جاتی ہیں۔ ان کا سب میں پایا جانا ثبوت ہے اس امر کا کہ وہ فطرتی باتیں ہیں۔ اور جو مذہب میں نہیں وہ غیر فطرتی ہیں۔ مثلاً کھانا پینا فطرتی تقاضے ہیں۔ اب یہ نہیں ہو سکتا کہ مسلمان کھائیں عیسائی نہ کھائیں۔ عیسائی کھائیں۔ ہندو نہ کھائیں۔ بلکہ ہر ایک مذہب و قوم و ملک کے لوگ کھاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص نہ کھائے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہو گا کہ وہ اور چیز ہو گیا یا نہ کھانے والے کی قومیت بدل گئی بلکہ

وہ اور دیگر لوگ اس کو پیار چھینکے۔ اور وہ شخص اپنے علاج کی فکر کرنے لگا۔ اور کسی طبیب کے پاس جا بیٹھا۔ یا مثلاً خسر اور محبت یہ فطرتی جذبات ہیں۔ جو ہر انسان میں پائے جاتے ہیں۔ کسی خاص قوم و ملک و مذہب کے یہ تعلق نہیں رکھتے۔ اور اگر کسی شخص میں نہ ہو تو جانو کہ اس کی بعض قومیں مردہ ہیں۔ جن کی وجہ سے ان جذبات سے خالی ہو گیا ہے۔

غرض فطرتی جذبات اور تقاضے اور ہوتے ہیں۔ اور ذاتی اور قومی اور۔ فطرتی تقاضے سب میں پائے جاتے ہیں۔ اور غیر فطرتی خاص خاص ہیں۔ بعض فطرتی باتیں مثلاً عام ہیں۔ کہ وہ نہ صرف انسانوں میں پائی جاتی ہیں۔ بلکہ حیوانوں تک میں پائی جاتی ہیں۔ اور جو اس سے بھی بڑھ کر ہیں۔ وہ نباتات میں بھی پائی جاتی ہیں۔

انسانی فطرت کے دو جذبے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو جذبہ فطرت کے دو جذبے۔ جذباتی اور فطرتی ہوتا ہے۔ اور اسی قدر عام ہوتا ہے۔ ان جذبات میں دو جذبے ہیں ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ ہر انسان میں سوائے کسی خاص مریض کے سب میں پائے جاتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ انسان کی فطرت میں ہے۔ کہ وہ حسن کو ظاہر کرنا اور برائی کو چھپانا ہے۔ خواہ کوئی انسان تہذیب میں اعلیٰ ہو یا ابتدائی درجہ میں ہو۔ خواہ وہ لوگ آسمانی وحی کے پیر ہوں۔ خواہ عقل پر ہی سب مدار رکھنے والے ہوں۔ ان میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ کہ اچھائی کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور برائی کو چھپاتے ہیں۔ ہر ایک مذہب میں ہی سکھاتا ہے۔ اور ہر مذہب کے پیروؤں کی یہی حالت ہے۔ کوئی مذہب نہیں۔ حتیٰ کہ سچا تو سچا۔ کوئی جھوٹا مذہب بھی ایسا نہیں جو بدی کو ظاہر کرنا اور اچھائی کو چھپانا ہو۔ جو مذہب ایسا کرتا ہے۔ وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور قائم نہیں رہ سکتا۔

رومن کیتھولک مذہب کی ناکامی اس جذبہ کے ماتحت رومن کیتھولک مذہب کی ناکامی۔ عیسائی مذہب کے رومن کیتھولک فرقہ نے کن فیشن کا طریق رکھا ہے۔ لیکن اس میں بھی یہ بات ہے۔ کہ ہر ایک شخص کے سامنے گناہ کے اقرار نہیں کئے جاتے۔ اور وہ لوگ اخباروں میں اپنے

جرموں کی شہیر کرتے ہیں۔ بلکہ ہفتہ کے بعد پادری کو جا کر بتانا ہوتا ہے۔ کہ ہم نے یہ یہ گناہ کئے۔ مگر وہاں بھی لوگ اپنے تمام گناہ نہیں بتاتے۔ میں نے ایک انگریز رومن کیتھولک سے پوچھا۔ اس نے کہا کہ ہم پادری کو وہی گناہ بتاتے ہیں۔ جن کے متعلق ہمیں یقین ہوتا ہے۔ کہ پادری صاحب معاف کر دیں گے۔ لیکن جن کے متعلق یقین ہو۔ کہ وہ گناہ معاف نہیں ہوئے۔ وہ ہم پادری صاحب کو نہیں بتاتے۔ اس کے صاف یہ معنی ہیں کہ پادری کو وہ گناہ بتائے جاتے ہیں۔ جن کو پادری گناہ نہیں سمجھتا۔ اور جن کو وہ گناہ سمجھتا ہے۔ وہ اس کو نہیں بتائے جاتے۔ یہاں بھی اسی فطرتی جذبہ کے کام کیا۔

اس مذہب کا نتیجہ یہ ہے کہ جتنے جرائم کیتھولک ملک میں ہوتے ہیں۔ دوسرے میں نہیں۔ کیونکہ جو شخص مذہب کے ایک اس حکم کو توڑتا ہے۔ کہ کسی کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ وہ یہ حکم کہاں مان سکتا ہے۔ کہ پادری کو جرم بتاؤ۔ پس اس میں ہے فطرت کا تعقیب سامقاً بکرا۔ اور اس میں بھی ناکام رہا۔ پس یہ فطرتی جذبات ہیں کہ اچھائی کو

فطرتی تقاضے کی ظاہر کیا جاتا ہے۔ اور برائی کو چھپایا جاتا بھی حد ہوتی ہے۔ لیکن ان جذبات اور تقاضوں کی بھی حدود ہوتی ہیں۔ اور ان حدود کے اندر کام کیا جاتا ہے۔ فطرتی تقاضا یا جذبہ ہونے کے یہ معنی نہیں کہ حدود کو چھوڑ دیا جائے۔ مثلاً کھانا پینا فطرتی تقاضے ہیں۔ اب اگر کوئی شخص مد سے زیادہ کھائیگا تو بیمار ہو گا۔ اسی طرح خسر و محبت فطرتی جذبے ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ انسان ہر وقت خسر میں رہے۔ یا ہر ایک بچہ اور ہر کسی سے محبت کرتا پھرے۔ پس اسی طرح فطرت ہے کہ خوبی کو ظاہر کیا جائے۔ اور برائی کو چھپایا جائے۔ لیکن ان کی بھی حدود ہوتی ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ انسان ہر خوبی کو ظاہر کرنا پھرے۔ یا ہر برائی چھپائے۔ بعض خوبیاں چھپائی جانی چاہئیں۔ اور بعض نقصوں کا اظہار ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً جن لوگوں پر کوئی ذمہ داری ملک یا قوم یا جماعت کی طرف سے عائد ہو۔ اور ان سے اس میں کوئی ہو۔ تو اس کا ان کو اظہار کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی جرنیل ہو۔ اس کو حکم دیا جائے کہ وہ فلاں مقام پر جلسہ مگر وہ نہ جائے۔ یہ ایک نقص ہے۔ اور غلطی ہے۔ اب

فرض یہ ہے۔ کہ وہ بتائے کہ میں اس مقام پر نہیں پہنچ سکا۔ کیونکہ اس کی فطرت کا اثر اس کی ذات تک ہی نہیں۔ بلکہ قوم پر پڑتا ہے۔

یا جن خرمیوں کا انجاء چاہئے جو فطرت کے خلاف کرتا ہے اور کوئی شخص نہیں کرتا وہ بیمار ہے۔ تو اس کے یہ معنی ہیں کہ

وہ شخص ان کو خرمی نہیں سمجھتا۔ یا اس میں اس خرمی کے انجاء کی طاقت نہیں۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ کہ کسی کے گھر میں خزانہ ہو۔ اور وہ اس کو کالے نہیں۔ پس جو شخص کسی واقعی خرمی کو جس کا ظاہر کرنا فطرت میں داخل ہے۔ ظاہر نہیں کرتا۔ تو بھوک اس کے دلخیز میں فتنہ ہے۔ کسی کا خرمی کو ظاہر نہ کرنا اور اس سے خالی نہیں۔ اول تو اس شخص کو خرمی کا علم نہیں۔ دوم تو وہ شخص بیمار ہے۔ اس لئے اس خرمی کو ظاہر نہیں کر سکتا۔ بعض لوگ قتل و غارت کرتے ہیں۔ ان کا دلخیز خراب ہوتا ہے۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں۔ کہ انکو کسی ہی غیبت کی بات ہو۔ غصہ ہی نہیں آتا۔ جن لوگوں کو مطلق غصہ آتا ہی نہیں۔ ان کو اعلیٰ درجہ کے علیم نہیں کہا جائے گا۔ کیونکہ حیا اور چیز ہے۔ اور نرمی اور چیز ہے۔ حیا اور شرافت یہ ہے۔ کہ انسان اپنی خرمی پر فخر نہ کرے۔

تو خرمی کا ظاہر کرنا فطرت میں ہے بعض لوگوں نے قصہ بنا یا کہ جس سے فطرت کے خلاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ انسان کھانا تک خرمی کے انجاء کا حلیہ ہوتا ہے۔ کہتے ہیں۔ ایک عورت نے انگوٹھی بنوائی۔ وہ بہن کو بہت سی تقریبوں میں لگتی۔ مگر کسی نے نہ پہنا۔ آخر تنگ آکر اس نے اپنے گھر کو آگ لگا دی۔ غور میں آئیں۔ اور پوچھنا شروع کیا کہ بہن کی کیا تھی۔ اس نے ہر ایک کو یہی جواب دیا۔ اور تو یہ کہ جس کا۔ نہ کہ یہ انگوٹھی تھی۔ بعض خرمیوں کو پسند ہوتا ہے۔ وہ کسی ایسی بات پر ہر ایک صدر کو بھلا دیتے ہیں۔ کسی نے کہا۔ بہن یہ کب بنوائی۔ اس نے چیخ مار کر کہ اگر کوئی پہلے اتنا پوچھتا۔ تو میرا گھر کیوں جلتا۔

تو بعض لوگ خرمی کے انجاء کو گھر کے جلاسے تک میں کسر نہیں سمجھتے۔ اسی طرح بعض لوگ شرافت کے گھر کو آگ لگا دیتے ہیں۔ یہ بھی مریض ہیں۔ بعض لوگوں کے پاس خرمی ہوتی ہے۔ علم رکھتے ہیں۔ پوچھا جیسے۔ تو کہتے ہیں کہ جاں میں۔ یہ انجاء نہیں بلکہ یہ کم ہستی کھانا ہے اور اس کو عجز اور کس کہیں گے۔ اسی طرح جو ہر ایک بات کو ظاہر کرنا ہے۔ یہ اس کا چھچھورابن ہے۔ اگر کوئی قابل تعریف کام نہ ہے۔ اور ہر ایک کے سامنے ذکر کرتا ہے تو درست نہیں۔ اور اگر خرمی ہے۔ اور اس کو بلاوجہ چھپاتا ہے تو یہ کمینگی ہے۔

غرض ابھی چیز کا ظاہر کرنا مدبندی کے ساتھ فطرت میں ہے۔ اور ان کی مدبندی شریعت اور قانون قدرت کہتے ہیں۔ مثلاً کھانا پینا فطرت کے شریعت اور قانون قدرت نے مدبندی کی۔ اگر زیادہ کھایا گیا تو بیمار ہو گا۔ کم کھایا گیا تو مر جائیگا۔

اب ہم اسی فطرتی جذبے کے تحت مسیح موعود قتل دنیا کی حالت۔ دیکھتے ہیں کہ خدا نے ایسے زمانہ میں جبکہ صداقت مرث رہی تھی فطرت کا دھڑ

پوشیدہ ہو گیا تھا۔ حقیقت نگاہوں سے غائب تھی۔ مروج گریں میں تھا۔ روضی کی بجائے تاریکی ہر طرف بھیلی ہوئی تھی۔ وہ جس کو بھارت ماننا گیا تھا۔ اس کے متعلق لوگوں نے فیصلہ کیا۔ کہ اگر اس کی طرف قدم اٹھائیں گے۔ تو تباہ ہو جائیں گے۔ مذہب نے جس ذات کے متعلق بتایا تھا۔ کہ اس پر بھروسہ اور اس سے پیوند ترقیات کا ذریعہ ہے اور جس کی ذات فیوض و برکات و انعامات کا سرچشمہ اور منبع ہے۔ اس کی ذات کو لوگوں نے تجزیہ کے بعد کھدیا کہ ہم ہے۔ خیال ہے۔ اور خدا کا خیال ترقی سے روکنے والا اور ذات کے گراہے میں دیکھیں دینے والا ہے خدا پر ایمان غیر مغیہ اور ترقی کے رستہ میں روک قرار دیا گیا۔ تمام مذاہب کو ڈھونڈ کھا گیا۔

ایسے زمانہ قلاطم میں دوران سے ایک مسیح موعود چھوٹی سی کشتی نظر آئی۔ سو جس جب بڑی بڑی طاقتوں اور جماعتوں کو مٹا رہی تھیں۔ اس چھوٹی کشتی پر ایک جبری سوار ہے۔ اور اس مضمون سے چپو چلا رہا ہے۔

کہ وہ ہلاک کر نیوالی ہو جس جو پڑے بڑے ہماڑوں کو تباہ کر رہی ہیں۔ مان پر وہ کشتی نہیں رہی ہے۔ اور کہتی ہے کہ میرا کچھ نہیں بچا سکا۔ اس نے ایسی حالت میں دنیا کو بچانے کی کوشش کی۔ اور بتایا کہ وہ کوئی غلیظ نہیں۔ جن کے باعث تجزیہ کرنے والوں کی کوششوں کے نتائج غلط تھے۔ وہ خدا نہ تھا۔ لیکن خدا میں ہو کر بنا خدا تھا۔ اس میں الوہیت نہ تھی۔ لیکن وہ خدا سے ملاتا تھا۔ وہ انسان تھا۔ مگر انسانیت سے بالا تھا۔ تم اس ظلمت کا خیال کرو۔ اور اس مصیبت ناگ نظرارہ کو سامنے لاؤ۔ اور پھر اس کی کوششوں کو ملاحظہ کرو۔ جب تم ان باتوں کو خیال میں لاؤ گے تو تمہارے جسم پر وہ جماعت کو ایسی کشتیاں دے گیا ہے۔ جس سے جماعت نہ صرف خود بچ سکتی ہے۔ بلکہ دوسروں کو بچا سکتی ہے اس نے اپنی جماعت کو قوت بازو اور دل کو جماعت اور دلخیز کو نور اور فراست اور عقل سے بھر دیا۔ اس نے ہمیں بھاری رکھے۔

مسیح موعود احسان کی قدر پس ایسے محسن اور ایسے منعم کے احسان کا ذکر اور نعمت کا تذکرہ کیوں نہ ہو۔ اگر تم اس نعمت کو ظاہر نہیں کرتے۔ تو یہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو تم اس کو نعمت سمجھتے نہیں یا تم بیمار ہو۔ تم پر خدا کا یہ فضل ہے۔ کہ اس نے تمہیں اپنا مسیح موعود دیا۔ لیکن اگر اس فضل کے باوجود تم میں کوئی حرکت نہیں پیدا ہوتی۔ تو معلوم ہو گا کہ تمہاری صحت میں فتنہ ہے۔ یا تم کہتے ہو کہ ہم مسیح موعود کو جسکے ہوئے ہیں مگر تم کو معلوم نہیں کہ مسیح موعود کی ضرورت کیا ہے اور اس لئے تمہیں اس کی قدر نہیں۔ اگر حشر تبلیغ نہیں۔ تو تم کو مسیح موعود کے متعلق پھر خود کرنا چاہیئے۔ اور اپنی حالت کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ پس اگر تم میں شکر گزاری ہے اور تم مسیح موعود کو نعمت سمجھتے ہو۔ تو تمہارا سر سجدہ میں گویا چاہیئے۔ اور دین کی تبلیغ میں لگ جانا چاہیئے اور اگر نہیں سمجھتے۔ تو پہلے اپنی حالت کو درست کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو اس نعمت کے بھگنے کی توفیق دے۔ اور وہ سستی کو ترک کر دے۔

انجمن احمدیہ ستورات جہنگ گھیانہ

برادر مہربان ایڈیٹر صاحب الفضل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خیر جہنگ میں جناب لاری
فلاح حسین صاحب احمدی کی کوشش اور سہیل کی بڑی
محنت و لگاؤ کے فضل کے ماتحت جمعیت سی سعید
نوجوانوں کو سبیلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے کا خوشحال
ہونا ہے۔ اگرچہ عموماً سب لوگ غریب اور مزدوری
پیشہ ہیں۔ مگر مرد و زن کے دل یکساں الفت اسلام
پر ہیں۔ مرد اپنے چندے بڑی مستعدی اور بقاعدہ
کے ساتھ آکر رہتے ہیں۔ اور ستورات میں بھی خدا کے فضل سے
اسکیت کا خاص جوش اور تڑپ ہے۔ مخالفین ان کو
طرح طرح کی تالیفات دیتے ہیں مگر عورتیں ایسی ہمت
اور باوجود ہیں۔ کہ ان کی بالکل پروا نہیں کرتیں۔ اپنے
پیامے اسلام کی بڑی پیادہ ہیں۔ ان کو بہت سی مشکلات
کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بات بات پر ٹھٹھکے سے زخمیں چھوڑ
سہنی پڑتی ہیں۔ مگر وہ اپنے عقائد پر ایسی ہمت قدم نہیں
کہ بار بار ہنگامے ان کی تہمت قدمی اور استقلال پر ہر شکستہ
ہے۔ جمہور باقاعدہ باجماعت ادا کرتی ہیں۔ مہل جمیت
حضرت شیخ سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ انہیں
خاص محبت و عقیدہ ہے۔ انھوں نے ایسی جانثار
احمدی عورتیں ہیں کہ ان کا صدقہ و اخلاص پائیدگی کے
زمانہ گذشتہ کی صحابہ ستورات کی بادموں میں تازہ کرتا
ہے۔

میں نے یہاں ایک انجمن احمدیہ قائم کی ہے جس کا
باقاعدہ ہر جمعہ کو اجلاس ہوتا ہے۔ جمعیت سی خیر احمدی
خواتین بھی شامل ہو جاتی ہیں۔ اور تبلیغ کا بھی بہت عمدہ
مدد مل جاتا ہے۔ یہ انجمن ستورات کو تحریک کی ہر
کوشش سے سبیلہ کے مرد و عورت دین میں ہر طرح کی
قرائیاں کر رہے ہیں۔ اور اپنے موقوفوں اپنے لئے جنت
میں گھر بنا رہے ہیں۔ چونکہ فرقہ انات گذر فرقہ ہے۔
کئی جاتی قرائین میں مجاہدین بھائیوں کا ہم ہر گز جنت
میں نہیں ہو سکتا۔ ہاں ایک مال قرانی ہے۔ جو کہیں بھی

معاذت خودی خطا کر سکتی ہے۔ سو ہم کو اپنی ضروریات کا
کر ضروریات المقدور باقاعدہ چندہ دینا چاہیے۔ میری اس ابتدا
پر ستورات جہنگ گھیانہ نے ایک کمرہ کرنی کرنا کھانکھ
آئے اور بعض نے ایک ایک روپیہ دینا منظور کیا ہے۔
چنانچہ اس کا مبلغ ملنے پر یہ چندہ ہو گیا ہے۔ جو کہ
اور سال خدمت کیا جاتا ہے۔ یہ چندہ آپ امریکہ جاتے ہوئے
مفتی صاحب کو بھیج دیں۔ خواہ وہ اشاعت اسلام
میں لگا دیں یا جو رسالہ نکالنے والے ہیں۔ اس پر خرچ کریں
میں امید کرتی ہوں۔ کہ سب خواتین اپنے اپنے مشغول
میں ضرور انجمن ستورات احمدیہ قائم کر کے ستورات جہنگ
کی تقلید کر لیں۔ اور ہر گز کو جملہ کر کے قومی ضروریات کی
انگاہی حضور پر نور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کے خطبوں
کے ذریعہ ساریوں کے ذریعہ جو عورت مردوں کے دلوں
میں ابھی رہتے ہیں۔ حاصل کر لیں۔ اور اگر باقاعدہ چندہ
کا انتظام فرمادیں۔ تو اس سے ایک کافی رقم حاصل
کے لئے آگاہی ہو جایا کر گئی۔ میرا یقین ہے کہ عین یقین
ہے۔ کہ حضرت شیخ سرور علیہ السلام کی پیشگوئی کہ بادشاہ
تیرے پروردگار سے برکت و حوثہ ہینگے۔ پوری ہوگی بلکہ
ضرور پوری ہوگی۔ اس وقت ہمارے چندہ میں کی کچھ قدر
دقت نہیں رہیگی۔ اسے خوب احمدی قوم باجماعت
کو قیمت جان۔ میرے ہاتھوں سولاکریم کے ذریعے
بہت بہت اہم اور مشکل کام سر انجام دلا رہے ہیں۔
لہذا میں خاندان خدا جیسے کام کا سرہانہ ہی سر ہے۔
ہمارے مستقبل کسی قید خانہ کے تجاوز نہیں۔ یہی غیر
کے سہارا بیٹھے ہیں۔ بلکہ اسی مالک الملکے خالق الملک
کے سہارے پر اس گھاسے بیٹھے ہیں جس نے انہیں اپنے
خاص دین کی اشاعت و تبلیغ کے لئے جن لیا ہے
اے احمدی قوم! تیرے ہی لڑنے پر تڑپ۔ ازلیہ۔ برہما
تیلون اور بارشس۔ غرض دنیا کے گوشہ گوشہ میں بے
دین کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ دولت نہیں اور
آئندہ بھی ان کے ساتھ ہے۔ ایک فرد و اصحاب یکجہ
رہنمائی کے دلدادہ اور متعصب ملک میں احمدیت کا
پرچار کر رہے ہیں۔ چنانچہ شہرہ سے سے عرصہ میں ٹیکوٹانی
نے ان کو کامیاب کر دیا ہے۔ کئی شہر وال

خدا نے واحد کے پرستار ہو کر خزانہ انبیاء کی غلامی میں شامل ہو کر
ہیں۔ مگر مجاہد و عہدہ بار سال سے اپنے بال بچوں۔ وطن
دیس سے جدا ہو کر حضرت مسیح کی سچی بیعت اور غلامی کا ثبوت
کے رہا ہے۔ اب ہمارا یہ فرض ہے کہ اپنی بساط کے مطابق
ان کی مدد کریں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہم احمدیہ ستورات اپنی قوم
کے مردوں سے بالکل پیچھے رہ جاویں۔ کیونکہ ایک لمحہ کی غفلت
انسان کو کہیں سے کہیں ہینچا دیتی ہے۔
خواہم کہ خارا ز پشم محل نہیں خدا از نظر
یک لمحہ غافل ہو دہ صد سالہ راہم دور شد
پیاری ہینچا! ابھی سے کمر ہمت بند ہو۔ اختیار صدق و اخلاص
سے قدم آگے بڑھاؤ۔ تاکہ اپنے خداداد سول قبول اور
مردی آخر الزمان کے حضور سرخرو ہو کر حاضر ہو۔ آمین۔
بسنوں کی خاد مہ
ابیر ملک کریم ابھی۔ صلحدار ہنر از جہنگ۔ گھیانہ

گائے کی ترقی نفس کا طریق

”مردودہ کی قلت باعث بدعت بدوں سے معلوم ہو گیا۔ اس عنوان
پر مختصر مضمون پڑھنے کے بعد بعض اصحاب نے ہم سے دریافت کیا
ہے کہ کیا دیدک ایشور نے دیدوں میں یا دیدک ریشوں نے اپنی
نصایف میں کوئی ایسا طریق بھی بتلایا ہے۔ جس پر عمل کرنے سے
ملک میں گائیوں کی فراوانی ہو سکے۔
سو اس کے متعلق عرض ہے کہ اس قسم کا نسخہ یا اگر خاص
دید بھگوان سے تو باوجود بڑی سعی و جستجو کے ابھی تک نہیں
مل سکا۔ ہاں دیدک دہریوں کی مستند اور واجب العمل کتاب
منوہرم شاستر سے ایک آسان اور سہل نسخہ پراپت
(دستیاب) ہوا ہے۔ جس کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہندو مت
والوں اگر اس پر کاربند ہو جائیں تو جو عیب ذراں منوجی ہمارے
یقیناً سالوں میں نہیں ہینچوں بلکہ دلوں میں ہی ملک کی حالت
بہت کچھ مدھربھائی۔ اور وہ بھارت و دش جو کبھی جنت نشان
تھا پھر اپنی اصل نشان و شوکت اور عزت و ثروت کو حاصل کر لے گا۔
منوجی مہاراج فرماتے ہیں۔
یو شو شوکر کھر و شرا نام گو جادی مرگ کبھی نام

چندال پر نام پر بہ ہائیونی مرتبتی :

سنہ ۱۰۵۲ھ میں ۵۲

ترجمہ (برہم جیسا کہ نے لکھا) برہم جیسا کہ نے لکھا (۱) کتا - سور - گدھا - اڑت - گائے - بکرا - بھن - پرند - پانڈال - بکری - ان کی جڑوں میں جاتا ہے :

مطلب - یعنی جو جنس اس دنیا میں انسانی جنس میں رہ کر برہمنوں کو اذیت دے گا - اس کے متعلق شرعی منوجی ہمارا جی دیا ہے کہ وہ (مولوی) اصول تصنیف کے تحت لکھے جنم میں ضروری لکھے - بکرا و غیرہ دینے کا :

پس دیگر ہر قسم کے مستعد اور اداکن کے ہاتھ والے اگر ہندوستان کی بھودی و خوش حالی چاہتے ہیں - تو انہیں کچ ہی اس نسخہ پر عمل شروع کر دینا چاہیے :

ہمارا فرض منصبی صرف اتنا ہی ہے کہ اپنے ہندو بہتروں کو ان طریقوں سے آگاہ کر دیں - جن کے ذریعہ ملک کی حالت بہتر سے بہتر ہو گئی ہے - ان پر عمل کرنا یا نہ کرنا یہ ہندو لوگوں کے ارادہ و مرضی پر موقوف ہے - ہاں اگر کسی اور بہتر کو ہمارا ترجمہ پراعتبار نہ ہو - تو وہ منہ سمرتی منہ جبریت راہ ہمارا صاحب ۶۶۵ء و ایضاً ہندی ترجمہ پنڈت آر پی سی ۱۹۲۱ء و ایضاً ہندی ترجمہ پنڈت سی رام صاحب سوامی ۱۹۲۱ء اور ترجمہ سوامی درشن چندر ۱۹۲۴ء و آخری رام صاحب شری ۱۹۲۴ء وغیرہ خود دیکھ لے - انشاء اللہ سرسوت لقاوت نہ پائیگا - فضل حسین احمدی - مہاجر قادیان :

ایک غیر احمدی سے گفتگو

مولوی ثناء اللہ آخری فیصلہ

غیر احمدی :- مرزا صاحب! (علیہ السلام) نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ کیا - اس کے مطابق ہوا -

خاکسار :- بیشک اس فیصلہ کے مطابق مولوی ثناء اللہ صاحب جھوٹے - مفند - دغا باز و غیرہ ثابت ہوئے -

غیر احمدی :- یہ علیہ السلام مرزا صاحب (علیہ السلام) کی بات کو صادق کی بات میں کاذب مرقہ - مولوی ثناء اللہ

صاحب نے نہ دیں - اور مرزا صاحب فوت ہو گئے -

خاکسار :- بہتیرا سوقت درست ہو گا جب آپ یہ ثابت کر دیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت اقدس کے اس پیش کردہ طریق فیصلہ کو قبول کیا اور انکار کر کے اس سے علیحدہ ہو گئے -

غیر احمدی :- اگر ایسی بات ہے تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے مفند - دغا باز و غیرہ کیسے ثابت ہوئے -

خاکسار :- حضرت اقدس علیہ السلام نے اسی طریق فیصلہ میں جس کی سرش ہے "ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" مولوی ثناء اللہ کے لئے دوسری راہ بھی کھول دی تھی - اور بالکل اسکی مرضی پر چھوڑ دیا تھا - کہ جو چاہو - کچھ دور اسی اختیار و اجازت کی بناء پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے

حضرت اقدس کے پیش کردہ طریق سے انکار کر کے اپنی علیحدگی ظاہر کر دی - یعنی اس کے ساتھ نہ ہوئے - اور طریق فیصلہ یہ لکھا کہ جھوٹے - مفند و دغا باز و غیرہ کی عمر زیادہ ہوتی ہے - صادق مرقہ ہے - کاذب زندہ ہوتا ہے -

حضرت اقدس علیہ السلام نے مولوی ثناء اللہ کے اس بیان و طریق فیصلہ کا انکار نہیں کیا - اور بوجہ عدم انکار مولوی ثناء اللہ کے ساتھ متفق نہ ہوئے - علیحدہ نہ ہوئے - انہیں چونکہ فریقین متفق نہ تھے - اس لئے مطابق اسی تحریر کے -

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ "ہو گیا - اور مولوی و مصوف جھوٹے - مفند - دغا باز و غیرہ ثابت ہوئے -

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ "ہو گیا - اور مولوی و مصوف جھوٹے - مفند - دغا باز و غیرہ ثابت ہوئے -

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ "ہو گیا - اور مولوی و مصوف جھوٹے - مفند - دغا باز و غیرہ ثابت ہوئے -

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ "ہو گیا - اور مولوی و مصوف جھوٹے - مفند - دغا باز و غیرہ ثابت ہوئے -

غیر احمدی :- اچھا - اس کو جانے دیجئے - حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اُمت آخر الامم ہے - پھر مفاہیم صاحب نے کیسے ہوئے -

خاکسار :- اس سوال کا آپ کی سوقت تک حق نہیں ہے جب تک آپ یہ ثابت نہیں کریں کہ حضرت علیہ السلام نے اپنے بعد ایک نبی کے آنے کی بشارت دی ہے -

غیر احمدی :- آپ نے جواب دے کر کہ لفظ آخر سے مراد بات کو دوسری طرف پھیر دیا -

خاکسار :- ہم نے مذکورہ بالا وجہ کی بناء پر آپ کا اس حال میں ناحق پر ہونا جب ثابت کر دیا - تو آپ اس کے ذکر کا اس کا جواب نہیں دینا چاہتے - اور لفظ آخر پر زور دیکھ لیں - بحث کرنا چاہتے ہیں - اور ناحق ہندو تعصب کرتے ہیں - غیبا احمدی :- معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہمارے مطالبہ کا جواب نہیں دے سکتے -

خاکسار :- لیجئے یہ قرآن مجید مانہ ہے - اس میں جو یہ آیات مبارکہ ہیں - ان کے معنی لکھئے - (۱) مَا مَعَنَا جَهْدًا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ - ان هذا الاختلاف (ب) لَمْ أَفْشَا تَابَعْدَ هَذَا قَوْمًا آخَرِينَ -

(A) ان میں لفظ آخر و آخرین موجود ہیں - اس کو کیا مطلب (B) ہر ایک نے اپنے اعتبار پچھلوں کے اول و براہ اعتبار پہلوں کے آخر ہونا صحیح ہے یا غلط ؟

(C) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کو اول المؤمنین بھی فرمایا ہے - اب آپ یہ فرمائیے کہ انہی میں سے کون سا اول المؤمنین ہے ؟ اعتبار پہلے سولہ میں یا پچھلوں کے ؟

اللہ تعالیٰ کا نام بوالآخر ہے - اور یہ ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی یہ صفت بوالآخر کی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگی - کیونکہ صفت اپنے موصوف سے علیحدہ نہیں اب اگر آخر کے یہی معنی مراد لئے جائیں گے اس کے بعد کچھ نہیں

تو آری مہاشائوں کی طرف آپ بھی یہ کہیے کہ روح و مادہ وغیرہ نادی ہیں - کیونکہ خدا بوالآخر ہے اور جب مفہوم آپ کے آخر کے بعد کچھ نہیں ہونا چاہیے - یعنی خدا پہلے اور روح و مادہ

پہلے ہوتی ہیں - بلکہ ساتھ ساتھ ہیں -

خاکسار محمد سعید الحسن مختار :- پڑ بشارت - ترجمہ

ضرورت

ہیں کچھ تجارتی کام کرنے کے لئے ایک لائق آدمی کی ضرورت ہے جو اپنے تجارت کا کام کر چکا ہو - تجارت کے کام کے لئے

یوری و انصاف اور عملی تجربہ شرط ہے - انگریزی اور حساب کتاب

جاننا بھی ضروری ہے - تنخواہ معقول دیا جائے صرف احمدی

تجربہ کار اصحاب درخواستیں کریں - جو اس پتہ پر ہوں -

انٹرنیٹ و ای میل کے ذریعہ -

اسلام کی پہلی کتاب

یہ کتاب جو احمدی فرقوں اور عورتوں کے غلط از حد مفید
نمیت ہو کر کئی بار چھپی ہے۔ اب پھر نکالی گئی ہے۔ حضرت
سیح موعود کے دعائیں اور دلائل قرآن اور حدیث کے حوالوں
سے درج ہیں۔ سوال و جواب آسان عبارت میں قیمتی

پر حصہ ۱۵۔
سکولوں اور لجنوں کے طلباء

اس رسالہ میں نوجوان طلباء کو زمانہ کے برے آثار اور
عادات بد سے بچنے کی ہدایت دی گئی ہیں۔ ہر ایک صاحبِ دماغ
کو اس کا پڑھنا ضروری ہے۔ اور نوجوان کیلئے واجبِ قیمت ہر
انگریزی ترجمہ
اس کتاب کے مطالعہ سے ہر ایک طالبِ علم انگریزی
کا بولنا اور خط لکھنا۔ اور جوابِ مضامین لکھنا خود بخود سیکھ
سکتا ہے۔ قیمت حصہ اول ہر دو ائم ہر

معيار حق

مجھے مذہب کی شناخت

اس رسالہ میں اسلام کو پورے تہذیب و تمدن کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

لاہور میں احمدی دواخانہ
نوازہ لائٹی مال آگیا

ہر قسم کے پلٹ ادویات مثلاً سکاٹ میٹن فروٹ
سکاٹ۔ ایٹن میرپ۔ خالص جھیل کاتیل۔ قحطامیٹر نہایت
عہدہ بڑی تعداد میں منگو گئے تھے ہیں۔ اور موزوں قیمت
پر فروخت ہو رہے ہیں۔ ضرور نیکو احباب جلد منگو لیں
اسکے علاوہ ہر قسم کے گنگہ بڑی نوجوان تیار کئے جاتے ہیں
باہر کے آرڈر سے کم منافع پر سپلائی کئے جاتے ہیں۔
عبدالجلیل رفیق مریشاں میڈیکل ہال اندرون
موجودہ دروازہ لاہور

حضرت شیخ مود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کا
صدقہ نمبر ۱ اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا
سرمد مجیر اور ست سلاجیت

اصل میرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراضِ چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک صبح کے سامنے سجدہ سہارک میں حیران پیش کیا۔ آپ نے اس کو بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ وہ چیز ہے۔ جس سے لوگ ہزار ہا وہیمہ کھاتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد مسند کے اخبار بدروالکم اور رسالہ میگنیزین میں اس کو شائع کر دیا۔ اور خدا کا شکر ہے۔ کہ بہت سے لوگوں نے اس سے نفع اٹھایا ہے۔ اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۛ

میں اس سرمہ اور میرا کوہیت اس نیت سے شہر کرتا ہوں
حضرت سیح موجود علیہ السلام کا قصد ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت
علیہ السلام اولیٰ الشاہدینؑ کو تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا
ہیں۔ یا نقطہ یا قدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم
پا رہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامت نے
اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ براؤ امراض چشم ایسا مفید است
یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سب اور سرخی اور تندی
وتیانہ اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ میرا
سہ اولیٰ مانی تولہ۔ اصلی میرا غلہ فی تولہ۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں
لٹی ہیں۔ ان کیلئے بہت مفید اور متوی بھر ہے۔ جفہ و ماہیہ
اسلمے۔

رت سلامت

محیط اعظم سے نکل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے مقوی
بیض اعضاء۔ نافع صرع۔ خستہی طعام۔ قانع بلفم و ریاح و دافع
واسیر فساد بلفم و قاتل کرم حکم مفتت سنگ گلدہ و نشانہ سلسل
لبوں و سیلان منی۔ دیہست و درد فاسل و غیرہ کیلئے بہت مفید
ہے۔ بقدر دانہ خود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں
بہت قسم اول غیر فی تولد۔
المشخص۔ احمد نور کاظمی تاجیر صاحب قادیان ضلع گورداسپور

ہمارا اقا صلعم

تخیرم نہیں

حصہ اول طیار ہو گیا ہے۔

جواب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔

کہ سوا نحمدی آنحضرت صلعم جو پھر آقا صلعم کے نام سے شروع شدہ ہے۔ سارے ریویو آف دی ایجنز قادیان کے اردو ایڈیشن میں شائع ہو رہی ہے۔ اس کا پہلا حصہ جو ہجرت تک کے واقعات پر مشتمل ہے۔ بعد میں الوداع پوری پوری نظر ثانی کے کتابی صورت میں طبع کرایا گیا ہے۔ اور انشاء اللہ کتاب دو چار روز تک چھپ کر بالکل تیار ہو جائے گی۔ کتاب کا نام سیرت فاضلہ النبیین صلعم حصہ اول رکھا گیا ہے۔ کل صفحات اصل کتاب کے دو سو چھپن ہیں۔ سائیز ۶x۹ ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ خفی الوداع بہت عمدہ ہیں۔ عرب کا نقشہ بھی ساتھ لگایا گیا ہے۔ قیمت درجہ اول تین روپے۔ اور درجہ دوم دو روپے چار آنہ ہے۔ اخراجات وی بی ڈی غیرہ اس کے علاوہ ہونگے شائع ہونے پر جلد اپنی اپنی درخواستیں ریویو آف ایجنز قادیان میں بھیجوا دیں۔

ملیجہ ریویو آف ملیجسز قادیان

اصلی اور خالص مع میانی

یہ مومیائی ہر قسم کے دماغی اور بدنی کمزوریوں کی ایک کبیہ ہے۔
کیلو تریاق اعلیٰ درجہ کی منوی اعصابی ریشہ اور مولد خون ساز ہے
علاق سے اترنے ہی خون بن جانا اس کا حصول کرشمہ پر صنف گردہ و مثانہ
کیلو نسبت غیر مرقبہ ہے۔ جو لگنے پر بارہ روز لکھنا مار در کو فوٹا و قوف کر دیتا
ہے۔ ابتدائی اس روق در بکھانی کیلو نفیہ پر۔ بوڑھوں کیلے عفا میری
ہے۔ وکیلوں پر شرروں اور طائب کلوں کیلو اکیر نایاب اور مرد عورت

بجملہ اہل حق و برکت کی دعا ہے کہ یہ سب باتیں سچ و درست ہوں۔ آمین۔

ہندوستان کی خبریں

امرتسر میں پنجا ب گزٹ کے غیر معمولی پرچہ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ قسطنطنیہ قانون مجالس منویانہ گورنر پنجا ب امرتسر میں قسطنطنیہ کو قانون مجالس منویانہ سے مستثنیٰ کئے جانے کا حکم ۸ نومبر سے منسوخ کر دیا۔ اب امرتسر میں قسطنطنیہ میں اس قانون کا نفاذ ہو گیا ہے۔

ایک کھ ایڈیٹر سردار گل سنگھ ایڈیٹر سکھ روزانہ اخبار اکال کو لاہور میں ۹ نومبر کو گرفتار کیا کی گرفتاری گیا۔ اور ان کا مقدمہ دفعات ۱۴۱ الف اور ۱۵۳ الف مجموعہ ضابطہ تعزیرات ہند کے تحت سماعت کیا جائیگا۔

دختر چیف کزن کی شادی سرماٹن گرانٹ کی دختر کی شادی گذشتہ دو شنبہ کو بمبئی اور ی کاتھارلینڈ میٹیا کے ساتھ ہوئی۔ علاوہ اور یورپین ہندوستانی مہمانوں کے ہندوستان میں متفرق چترال نے بھی شرکت کی تھی۔

بھوپال میں سیاسی سرگرمی صا صاحب بھوپال نے اپنی مجلسوں کی بندش ریاست میں تمام سیاسی اجلاسوں کا انعقاد بند کر دیا۔

مدرا اس کے ایک مسلمان سدا اللہ باوٹا نے ۹ مہاب کو نوٹس دیا ہے۔ کہ ان مسلمان کا دعویٰ کی تقریروں کے باعث ولایتی مال کا بائیکاٹ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے انہیں اپنی دوکان چھوڑا بند کرنی پڑی۔ جس سے ان کو ایک لاکھ روپیہ نقصان ہوا وہ اس نقصان کو پورا کریں۔ ورنہ عدالت میں دعویٰ دائر کیا جائیگا۔

ہندوستان کے سب سے بڑے سرخوں کی ایسوسی ایشن اسسٹنٹ سرجنوں کا جلسہ کی شاخ صوبائی سندھ کا پانچواں سالانہ جلسہ ۱۸-۱۵ دسمبر کو علیگڑھ میں ہو گا۔

مسٹر محمد علی اور مولانا علیگڑھ انسٹی ٹیوٹ کا بیان ہے۔ کہ مسٹر محمد علی پرنس آزاد مسلم یونیورسٹی نے باوجود ترک سوالات کے سرگرم وادھ ہونے کے ڈسٹرکٹ میجر علیگڑھ کی دعوت پر جانے قبول کی اور ان کے منگ پر جا کر رہا۔

مسٹر ہیل فیکس کزن اصلاحت و وٹروں کے حق میں کی طرف سے حسب ذیل مکرر مداخلت کرنیوالے کو سنا اعلان شایع ہوا ہے۔ کہ جدید کونسلوں کے لئے جس قدر انتخاب کنندگان درج رجسٹر ہو چکے ہیں۔ انہیں مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ انہیں ووٹ دینے کا حق دیا گیا ہے۔ اور گورنمنٹ نے انہیں اس لئے حق دیا ہے۔ کہ ملک کی حکومت میں ان کی نیابت ہو۔ اس حق کے آزادانہ استعمال میں جو کوئی مداخلت یا مداخلت کی کوشش کریگا وہ مجرم ہے۔ اس قید اور جبرانہ کی سزا دی جائیگی۔

بمبئی ۱۸ نومبر آرمینیا سے پناہ گزین آرمینیا سے پناہ گزین کا دوسرا قافلہ بمبئی پہنچا ہے جس میں یسودی بمبئی میں ۱۱۲-۱۱۳ آرمینیائی یودی اور ۱۸۵ ایرانی یودی ہیں۔ یودیوں کی مقامی یسودی ایشن افران فلسطین سے خط و کتابت کر رہی ہے۔ کہ ان پناہ گزینوں کو وہاں بھیجا جاسکتا ہے یا نہیں۔

کیٹی منٹھر ڈی۔ آ۔ وی کا بچہ سوسائٹی کی سرپرستی میں موجودہ کالج اور سکول کے کالج کی توسیع ساتھ ساتھ تجارتی صنعتی اور حرفتی شعبے جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور ان خبیوں کا یونیورسٹی سے کوئی تعلق نہ ہو گا۔

عورتوں کی آزاد آئی ایم۔ ایس نے لارنس سراج کو یونیورسٹی کی تعلیم تار دیا ہے۔ کہ اپنی بیوی اور دو بچوں کی طرف پنجا ب میں عورتوں کیلئے آپ کی آزاد دعویٰ یونیورسٹی کے لئے جس پر اور روپیہ کا وعدہ کرتا ہوں۔

کلکتہ ۸- نومبر یورپین ایسوسی ایشن ڈاکٹر کی کارروائی کی شاخ کلکتہ کے اجلاس میں ایک پراکھما پسندیدگی ریزولیشن اس مطلب کا پاس کیا گیا۔ کہ ڈاکٹر نے جلیانوالہ باغ میں جو کارروائی کی ہم

اس پراکھما پسندیدگی کرتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں۔ کہ آئندہ بھی ہمارے فوجی افسران میں کیا کریں گے۔ مولوی عبداللہ صاحب ٹوکی مولوی عبداللہ ٹوکی کا ۷ نومبر کو بھوپال میں انتقال کا انتقال ہو گیا۔

عام الملاح کے لئے اٹلی کے عازمان اٹلی کو الملاح قسطنطنیہ بمبئی نے اعلان شایع کیا ہے۔ کہ جو لوگ اٹلی کے راستہ سے گزرنا چاہیں انہیں قسطنطنیہ کے دفتر میں بذات خود حاضر ہونا چاہیے۔ اور دوکانیاں اپنے فوٹو کی غیر حجاب شدہ بھی اپنے ہمراہ لانا چاہئے۔

کلکتہ ۱۱- نومبر ہندوستان کے بھری محصول کی آمدنی اور بری محصول سے دھک کا محصول نکال کر ۱ اپریل تا اکتوبر ۱۹۴۷ء سات ماہ کے عرصہ میں ۸۸ کروڑ ۷۵ لاکھ روپیہ آمدنی ہوئی۔ گذشتہ سال کے اسی عرصہ میں ۹۰ لاکھ آمدنی ہوئی تھی۔

کلکتہ ۱۰ نومبر کلکتہ کی پولیس نے جعلی نوٹ بنانیوالوں پانچ شخص کو جنہوں نے نوٹ استعمال کی گرفتاری کرنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ یہ شخص دوکانداروں سے تصویبی تصویبی قیمت کا سودا خرید کر ان کو ۵۰ روپیہ کا جعلی نوٹ دیتے تھے۔ اور باقی روپیہ ان سے لے لیتے تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ نوٹ دراصل مارہ پیسے ہیں۔ اور ان کو جعلی طریق پر ۵۰ روپیہ کا بنا لیا گیا ہے۔

پنجا ب کونسل کی نشستوں اور یونیورسٹی کی امیدواروں کے نام پر بھول ہو چکے ہیں۔ اور انہیں مرتب کر دیا گیا ہے۔ ان اعداد کو دیکھتے ہوئے معلوم ہو گا۔ کہ یونیورسٹی کی تمام نشستوں میں سے غیر مسلم نشستوں کیلئے ۱۲- امیدوار ہیں۔ اور چھ مسلم نشستوں کیلئے ۱۵ امیدوار جن میں سے ایک بلا مقابلہ ہے۔ لیکن امیدواروں کی سب سے زیادہ کثرت سکھ امیدواروں کی ہے۔ جن کی دو نشستیں ہیں اور دو امیدوار ہیں۔ اور اسی دارالامان پنجا ب کی ایک نشست

پنجا ب کونسل کی نشستوں اور یونیورسٹی کی امیدواروں کے نام پر بھول ہو چکے ہیں۔ اور انہیں مرتب کر دیا گیا ہے۔ ان اعداد کو دیکھتے ہوئے معلوم ہو گا۔ کہ یونیورسٹی کی تمام نشستوں میں سے غیر مسلم نشستوں کیلئے ۱۲- امیدوار ہیں۔ اور چھ مسلم نشستوں کیلئے ۱۵ امیدوار جن میں سے ایک بلا مقابلہ ہے۔ لیکن امیدواروں کی سب سے زیادہ کثرت سکھ امیدواروں کی ہے۔ جن کی دو نشستیں ہیں اور دو امیدوار ہیں۔ اور اسی دارالامان پنجا ب کی ایک نشست

ممالک غیبیہ کی خبریں

شورش اٹرلینڈ

لارڈ ڈنٹر کی شو کا اثر (لنڈن ۱۰- نومبر) میکسٹنی کی وفات کے بعد ہفتہ ہفتہ ۶ نومبر ۹ مقامات پر فساد ہوا۔ اس سے پہلے ہفتہ ۹ مقام پر فساد ہوا تھا۔ ۹ بیکوں کو قلعہ جان پہنچایا گیا۔ اور ڈاک پر ۲۳ ڈاکے ڈالے گئے۔ تیرہ پولیس مین اور سپاہی ہلاک ہوئے۔ یکم نومبر ۱۶۸ پولیس مین اور سپاہی ہلاک اور ۲۰۸ پولیس مین اور سپاہی زخمی ہوئے۔

پولیس بند ہو چکی (لنڈن ۱۰- نومبر) آئرلینڈ میں ہفتہ رولان میں ان پولیس بند ہو چکی۔ رگوں کی برخواستگی کے باعث جو گورنٹ ڈیویں وغیرہ کے لیجنے سے انکار کرتے ہیں تقریباً تمام پولیس کے آڈیٹ بند ہو چکی۔ صرف گورنٹ ڈیویں کے جاری رہیں۔ ملازمین ریوے نے آخر دم تک صدمہ برداشت کرتے ہوئے کار ادا کر لیا ہے۔

ایک آتش مہ کی گرفتاری (لنڈن ۱۰- نومبر) سٹر سٹیوٹن ہیمز پلر میں آتش ایک آتش مہ کی گرفتاری ایک تقریر میں یہ کہا تھا کہ سٹر چرچل اور رڈ گورن کو پھانسی دینے سے آتش ابتدا کرینگے۔ گرفتار کیا گیا ہے۔

عراق عرب

شورش دہانے میں (لنڈن ۱۰- نومبر) دیوان عام میں سٹر شورش دہانے میں بیان کیے کہ عراق عرب میں عرب سپاہیوں کا استہول جو تازہ شورش ہوئی ہے اس میں عرب سپاہیوں کے بھی کام لیا گیا۔ اور جن عرب سپاہیوں نے

شہر آبان کی حفاظت کی تھی اس کی ہمدردی کی بہت قدر لین کی ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ گورنٹ کی پالیسی تھی کہ ان سپاہیوں کے ذریعہ عراق عرب میں امن قائم رکھے۔ اور اس بات کا یقین دلایا کہ جو سپاہی قتل یا ناگوار ہو گئے ہیں ان کی بیواؤں اور بچوں کے گذارہ کے وہ کفیل تھے۔ ان کو معاوضہ دے جانے کے سوال پر ہمدردانہ غور کیا جائے۔

عرب کے شدید حملے سرکاری بیان ہے کہ عثمانی فوج میں ایک دستہ کی خدمت کے نزدیک عربوں سے ڈبھیر ہوئی۔ ہماری پیدل سپاہ نے ہوائی جہاز کی مدد سے پیچھے ہٹا دیا۔ دو آدمی ہلاک میں زخمی ہوئے۔ عربوں نے بیس ہزار روپیہ چھین لیا۔ گریوں پر عربوں نے حملہ کر کے اس ہزار روپیہ چھین لیا۔

منفرد اخباریں

بیکھر اسود کی بند گزروں کی ناک بندی (لنڈن ۱۰- نومبر) سٹریٹ کے اسلام کیا ہے کہ اسٹریٹ سٹوڈ امریکی نے انکار کر دیا ہے۔ کہ وہ بیکھر اسود کے بند گزروں کی ناک بندی کرنے میں برطانیہ اور فرانس کے شریک ہو گا۔ اس کا بیان ہے کہ امریکی سویت روس سے چونکہ برسر جنگ نہیں۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ وہ اس ناک بندی میں شرکت کریں۔

ایرمنوں کی سپاہی (لنڈن ۱۰- نومبر) ارمنی فوج کا بقیہ حصہ جیل کو کچا کے نزدیک نو بائزید کی طرف سپاہ اور ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ارمنی گورنٹ صبح کی جانب سے۔ مگر کال پاشا کی افواج کا کمانڈر انچیف تمام اسلحہ کی جانگی کا مطالبہ کر رہا ہے۔

قحط چین (لنڈن ۱۰- نومبر) چین میں قحط نے خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ پانچ سو لاکھ میں ۸۰ لاکھ آدمی قحط سے تھکتے ہیں۔ جنہیں بے

ایک کروڑ پالیس لاکھ آدمی بھوک مر رہے ہیں۔ نئی فصل کی تیاری ناک قحط زدہ آبادی کی خوراک کے لئے بچاس کروڑ پونڈ درکار ہیں۔ چین کا باقی حصہ اچھی حالت میں ہے۔ مگر وہ مصیبت نڈ لوگوں کی کوئی امداد نہیں کرنا سوگ چودوں کے بچے جڑیں اور پھال کھا کر گذارہ کر رہے ہیں۔ اور مگر کئی لاکھوں کی کثرت نے حالت کو اور بھی نازک کر دیا ہے۔

سابق شاہ بیوریہ کا انتقال (لنڈن ۱۰- نومبر) سر رگ ایکٹر سابق شاہ بیوریہ کا انتقال منظر ہے کہ سابق شاہ بیوریہ کا بمقام ہسپتال انتقال ہو گیا۔

فرانس میں جنگ میں مرے ہوئے ایک لاکھ سو سو سپاہی کی لاش لنڈن میں لاکر دفن میں ہندوؤں کا حصہ دفن کی جائے گی۔ اس لاش کے ہمراہ فرانس سے تیس سو سو ہندوستانی ہو گئے۔ اور وہ ہندوستانی شہزادے ہو گئے۔

فیوم اٹلی سے آزاد ہو گیا (لنڈن ۱۰- نومبر) ایک مدت تک اٹلی سے آزاد ہو گیا۔ بیکھر ایڈریاٹک کا جو بیکھر اچھا آتا تھا اس کا فیصلہ ہو گیا۔ بقول اٹلی سٹار گھر نیا اور فیوم آزاد ہو گئے۔ ایسٹریٹ سٹوڈ امریکی نے انکار کر دیا ہے۔ کہ وہ بیکھر اسود کے بند گزروں کی ناک بندی کرنے میں برطانیہ اور فرانس کے شریک ہو گا۔ اس کا بیان ہے کہ امریکی سویت روس سے چونکہ برسر جنگ نہیں۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ وہ اس ناک بندی میں شرکت کریں۔

ترکی کے حصے کے درمیان ترکی کے مختلف حصوں پر علیحدہ علیحدہ اثر رکھنے کے متعلق جو عہدہ ہو ہے۔ اگرچہ امریکی نے سرکاری طور پر ابھی اس کے خلاف اعراض نہیں کیا لیکن ارکان حکومت کا خیال ہے کہ اعتراض کیا جائیگا۔

گورنٹ ترکی اور مطالبہ کے جواب میں کہ عہدہ ترکی کی مصطفیٰ اکمال پاشا تصدیق بہت جلد کی جائے گورنٹ ترکی نے کہا ہے کہ اگر جلد تصدیق کرنے پر زور دیا گیا تو گورنٹ ترکی اور مصطفیٰ اکمال پاشا کے درمیان سمجھوتہ نہیں ہو سکیگا۔

عساکر افغانیا اور آفریدی (لنڈن ۱۰- نومبر) افغانی فوج عساکر افغانیا اور آفریدی جنرل درخان کے زیر کمان جلال آباد آ رہی ہے ایک گروہ عظیم نے جو فابا آفریدیوں پر حملہ کیا تھا

اور یہی سبب ہے کہ افغانی فوج عساکر افغانیا اور آفریدی جنرل درخان کے زیر کمان جلال آباد آ رہی ہے ایک گروہ عظیم نے جو فابا آفریدیوں پر حملہ کیا تھا